دعا، دوا اور دم سے

نبوی ﷺ طریقہ علاج

مصنف

شفیق الرحمن فرخ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمن لکھوی

دُعا، دوا اور دَم سے

نبوی ﷺ طریقۂ علاج

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين
١٤٠٩

دُعا، دوا اور دم سے

نبوی ﷺ طریقۂ علاج

مُصنّف

شفیق الرحمٰن فرخ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمٰن لکھوی

ناشر

ھُدیٰ اکیڈمی

سٹریٹ 43 گلریز کالونی سمن آباد۔ لاہور

0300-4478122

نام کتاب: دُعَا، دوَا اور دَم سے نبوی ﷺ طریقۂ علاج

مصنف: شفیق الرحمن فرخ

ناشر: ھُدیٰ اکیڈمی گلی نمبر 43 گلزیب کالونی

سمن آباد لاہور۔ 0300-4478122

اشاعت اول: مارچ 2008ء

اشاعت دوم: اگست 2008ء

اشاعت سوم: اگست 2010ء

قیمت: 160 روپے

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے:

☆ **اردو بازار لاہور**: دارالکتب السلفیۃ 0333-4334804، دارالشعور 7239138 البلاغ جیل روڈ 0300-8880450، نعمانی کتب خانہ 7321865، اسلامی اکیڈمی 7357587 مکتبہ اسلامیہ 7244973، مکتبہ قدوسیہ 7230585، مکتبہ سلفیہ 7237184 دارالسلام 7232400، کتاب سرائے 0300-9401474، مکتبہ محمدیہ 0300-4826023، مکتبہ تعمیر انسانیت 7310530، معارف اسلامی منصورہ 5432419، ادارہ اسلامیات انارکلی 7324412 نگارشات 7322892، دارالھدیٰ 0300-9480166، دارالاندلس 7230549۔ البلاغ ماڈل ٹاؤن 0300-6112240 مکتبہ اصحاب الحدیث 7321823

☆ **اردو بازار گوجرانوالہ**: مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر

☆ **اسلام آباد**: المسعود اسلامک بکس 2261356، البلاغ 0300-5205060

☆ **فیصل آباد**: مکتبہ اسلامیہ 6301204، مکتبہ اہلِ حدیث امین پور بازار

☆ **کراچی**: مکتبہ اہلِ حدیث کورٹ روڈ، مکتبہ نورِ حرم 4965724

☆ **پشاور**: معراج کتب خانہ 214720

☆ **حیدر آباد**: مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

☆ **چھانگا مانگا**: 0494381123

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ اول

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد!

دینِ اسلام کے امتیازات اور خوبیوں میں سے یہ بات نہایت اہم ہے کہ اس نے زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کی ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی کے تمام مسائل و معاملات میں اس سے رہنمائی لے تو اس کی دنیا بھی دین اور عبادت ہی کہلائے گی اور یہ نعمت انسان کو کسی دوسرے دین میں قطعاً میسر نہیں آ سکتی۔

مِن جُملہ امورِ حیات کے امراض اور ان کا علاج معالجہ بھی ہے، جس سے ہر انسان کو سابقہ پیش آتا ہے۔ شریعت مطہرہ نے علاج کے دائرے کو وسعت دیتے ہوئے مادیات کے ساتھ ساتھ روحانیات کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے بلکہ بہت سے امراض میں ظاہری اور مادی علاج کی بجائے روحانی علاج زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔

علاج معالجے کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کے مطابق امراض بھی دو قسموں پر مشتمل ہیں، جسمانی اور روحانی۔ الغرض! شریعت نے انسانی زندگی کے اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس سلسلے میں بے مثال رہنمائی فرمائی ہے، اگر مسلمان اپنے امراض اور ان کے علاج میں شریعت کی ان ہدایات پر عمل پیرا ہو تو اس پر بھی وہ اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے، گویا ''آم کے آم گٹھلیوں کے دام'' والا معاملہ ہے۔

مولانا شفیق الرحمٰن فرخ نے اس کتابچے میں شریعت کی انہی تعلیمات کو اختصار و ایجاز کے ساتھ ایک خوبصورت پیرائے میں جمع کر دیا ہے، اسلوب نگارش آسان اور شستہ ہے، نیز ہر بات پورے حوالے اور دلیل کے ساتھ پیش کی ہے، امید ہے کہ ان کی یہ کاوش لِوَجْهِ الله ہونے کی وجہ سے مقبول عام ہوگی اور وہ ان شاء اللہ، عند اللہ ماجور ہوں گے۔ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ

حافظ عبدالوحید

مدیر اعزازی ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور

12 ربیع الاول۔1429ھ

حرفِ چند

الحمدلله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده أمابعد!

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرما کر اسے دنیا میں رہنے کے طریقے بھی سکھائے اور اس کی روحانی و جسمانی ضروریات کا خیال بھی رکھا۔ روحانی تشنگی کو الہامی کتب اور انبیاء علیہم السلام بھیج کر دور کیا جبکہ جسمانی تقاضے پورے کرنے کے لیے لذتِ کام ودھن کا سامان فراہم کیا۔

روحانی خوراک کے طور پر قرآنِ مجید اور حدیثِ مبارکہ نازل فرمائے تاکہ ان سے راہنمائی لے کر وہ دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے بہرہ ور ہوسکیں۔

اس دنیا میں رہتے ہوئے انسان کا مختلف مصائب و آلام سے دوچار ہونا فطرتی عمل ہے۔ چنانچہ ان سے تحفظ کے لیے بھی قرآن و حدیث میں وافر حصہ مقرر فرما دیا گیا ہے۔ لہٰذا اسے ہر قسم کی تکالیف و آلام سے بچنے کے لیے ان الہامی شہ پاروں سے ضرور مستفید ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ۔

''پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے

ہیں۔اسی کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہیں پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں''۔ (العنکبوت:۶۵)

یہ فرمان الٰہی ہمیں سبق دیتا ہے کہ خاص طور پر ایسے وقت میں کہ جب انسان کی زندگی کی ناؤ ہچکولے کھا رہی ہو اور اسے یہ محسوس ہو رہا ہو کہ وہ ہر طرف سے گھیرے میں آچکا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ایسے میں تو کفار بھی اللہ رب العالمین کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جب کہ ایک مسلمان کا عقیدہ فقط یہی ہونا چاہیے کہ ہر قسم کے مصائب و آلام اور تکالیف و مشکلات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کام نہیں آسکتا۔

رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟''۔(النمل:۶۲)

اس پر مستزاد آج کے ہسپتالوں میں مریضوں کی کثرت اور مسیحاؤں کے نام پر ڈاکٹروں کا رویہ بھی ہماری توجہ اس جانب مبذول کرا دیتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ملنے والی الہامی راہنمائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں اس طرح مکمل یقین اور عقیدے کی پختگی سے ہم بہت سے مسائل سے نجات پالیں گے۔

ایک مسلمان کی اسی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

ہم نے قرآن مجید اور قابل قبول روایات سے اخذ کردہ روحانی اور جسمانی علاج کا یہ مجموعہ دعا، دوا اور دم سے ''نبوی طریقۂ علاج'' کے نام سے ترتیب دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اس کے دربار پر شفا طلب کرنے کے لیے دستک دینے کا قرینہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا بیان قرآن مجید میں نقل فرمایا ہے:

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (الشعرآئ:۸۰)

''اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔''

قرآن مجید کی اس آیت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جس رب نے پیدا کیا وہی بیماری اور مشکلات میں کام آنے والا ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ مشہور حدیثِ غلام میں ہے:

(اِنِّي لَا أَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ)

''میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ ہی دیتا ہے''۔ (صحیح مسلم، ح:۳۰۰۵)

مطلب واضح ہے کہ اللہ کے سوا شفا دینے کی طاقت کسی کے پاس نہیں حتی کہ اللہ کے کسی مقرب بندے کے پاس بھی یہ اختیارات نہیں ہیں۔ نیز صحت و مرض کے حوالے سے کسی قسم کے دیوی، دیوتاؤں کی ناراضی یا خوشنودی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مرض کے ازالے اور شفا کے حصول میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اسی طرح بیماری لگانے اور تکلیف میں مبتلا کرنے کے لیے ارواحِ شریرہ کا اذنِ الٰہی کے بغیر انسانی جسم میں حلول قطعاً معتبر نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى)

''ہر بیماری قابل علاج ہے جب دوا بیماری کے موافق منتخب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، ح: ۲۰۰۴)

طبیبِ امت ﷺ کا یہ فرمان ہمیں باور کراتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ کوئی دوا اس وقت تک اپنے اندر افادیت نہیں رکھتی جب تک اسے کائنات کے آقا و مالک کا اِذن حاصل نہیں ہو جاتا' اسی طرح دوا کا کسی طبیعت کے موافق ہونا بھی اہم ترین معاملہ ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

(يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا...)

''اے اللہ کے بندو (اپنے مرض کا) علاج کراؤ''۔ (جامع ترمذی، ح: ۲۰۳۸)

اس حدیث مبارکہ کو عملی طور پر اپنانا چاہیے۔ لہٰذا حصول شفا کے لیے اپنے وسائل کی حد تک دعا' دم اور دوا وغیرہ سے علاج کی خوب کوشش کرنی چاہیے، انجام تو بہر کیف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

ازل ہی سے انسان حصول شفا کے لیے مختلف ذرائع استعمال کرتا چلا آیا ہے اس سلسلہ میں وہ جادو ٹونے' خود ساختہ خداؤں سے شفا طلبی، ستاروں کی چالوں اور اصحابِ قبور پر اعتماد جیسے باطل نظریات سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

(لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ)

''حرام کے ذریعہ علاج نہ کرو''۔ (ابوداود، ح: ۳۸۷۴)

مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں حلال اور حرام ذرائع شفا کے درمیان ضرور تمیز کرنی چاہیے، صرف جائز اور حلال ذرائع کو اختیار کرنا چاہیے اور باطل، حرام اور ناجائز ذرائع شفا سے بچنا چاہیے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمۃ الباب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا ہے:

(اِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ)

''اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو تم پر حرام ٹھہرایا ہے ان میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی،،۔ (صحیح بخاری، کتاب الاشربۃ، باب: ۱۵)

اس میں بھی ہمارے لیے رہنمائی ہے کہ حرام اور ناجائز ذرائع سے اجتناب کرنا چاہیے، اس لیے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ذرائع شفا کون کون سے ہیں۔

یہاں ان ذرائع کا تذکرہ قارئین کے لیے یقیناً بے حد مفید اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ان میں قرآن مجید، حدیث مصطفی، ذکر و دعا، مسنون دم، جڑی بوٹیاں، قدرتی اجزاء اور جراحت جیسے ذرائع شامل ہیں۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

''اور یہ قرآن جو ہم نازل کررہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے، ہاں! ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی ہے''۔ (بنی اسرائیل:۸۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آخری کتاب کو روحانی اور جسمانی شفا کا مظہر قرار دیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۔

''لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے''۔ (یونس:۵۷)

قرآن حکیم کی آیات اور اس میں وارد اَدعیہ اگر مکمل یقین اور اِذعان سے پڑھی جائیں تو یقیناً اللہ اپنے بندے کی آرزو پوری کر دیتا ہے۔ فرمایا:

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

''پس اللہ ہی سے پناہ چاہو یقیناً وہی سننے والا اور جاننے والا ہے''۔ (حم السجدۃ:۳۶)

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

''قرآن تمام قلبی اور بدنی بیماریوں کے لیے مکمل شفا ہے...... جب بھی کوئی مریض عمدہ طریقے کے ساتھ ایمان و صداقت، مکمل قبولیت، پختہ ایمان اور اس کی جملہ

شرائط کو پورا کرتے ہوئے اس سے اپنا علاج کرے تو بیماری اس کتاب مقدس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی، بھلا بیماری زمین وآسمان کے رب کے اس کلام کے سامنے کیسے ٹھہر سکتی ہے جسے اگر پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو وہ انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا؟ قلب و اجسام کی کوئی بھی ایسی بیماری نہیں ہے جس کے علاج یا اس سے بچاؤ کے راستے کی رہنمائی قرآن مجید میں نہ کی گئی ہو"۔ (زاد المعاد، ص: ۳۵۲، ج: ۴)

حدیث مصطفی ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ) (مستدرک حاکم، ح: ۷۴۳۷)

"قرآن مجید اور شہد، ان ہر دو کو بیماریوں سے شفا کے لیے اختیار کرو"۔

یہ اور اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے اس موضوع پر سینکڑوں فرامین اور ہدایات نہ صرف یہ کہ ہمیں ان اَوراد، اَذکار اور اَدعیہ کا پتہ بتاتے ہیں جو باذن الٰہی شفا کا مستوجب ہیں بلکہ سنت حبیبہ کے مطالعہ سے علاج معالجے کی ضرورت، طبی آداب، حفظان صحت کے اصولوں، حلال وحرام ادویات کی تفصیل اور ان کے استعمال کے طریقے اور طبی موضوع پر بے شمار کام کی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ جس سے ہمارے مصائب وآلام کا مداوا ہوتا ہے۔

ذکر و دعا

حصول شفا کے لیے دعا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں انسان کا

کامل یقین اور اِذعان سے دعا مانگنا اسے اس کے رب کے ہاں یقینا شفا کا حق دار بنا دیتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا)۔

''بے شک تمہارا رب بڑا حیا دار بزرگی والا ہے، وہ اپنے بندے کے اپنی جانب اٹھنے والے ہاتھ خالی لوٹا دینے سے شرماتا ہے''۔ (ابوداود، ح:۱۴۸۸)

پھر یہ مومن کا ہتھیار بھی ہے۔لہٰذا شدائد میں اس ہتھیار کا استعمال نفع مند ثابت ہوگا۔

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''ادویات میں سب سے نفع والی چیز دعا ہے۔یہ ناگہانی بلا اور مصیبت کی دشمن ہے۔اس کا علاج کرتی ہے، اس کے نازل ہونے کو روکتی ہے، نازل ہوجائے تو اسے دور کرتی ہے یا اس میں تخفیف پیدا کرتی ہے۔درحقیقت یہ مومن کا ہتھیار ہے۔''
(زادالمعاد)

دعا کی قبولیت کو یقینی بنانے کے لیے مکمل اخلاص، اپنے اعمال پر شرمندگی، آئندہ گناہوں کے نہ کرنے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس دعا میں لگن، یکسوئی اور خشوع وخضوع کے جذبہ سے سرشاری یقینا دعا کی قبولیت کا مظہر ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:۲۸)۔

''خوب باور کرلو! کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔''

نیز فرمایا:

فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ۔

''تم میرا ذکر کرتے رہو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔'' (البقرہ:۱۵۲)

دعا اور دوا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی دلوں کے علاج، اجسام کی عافیت، آنکھوں کے نور اور کرب وآلام سے نجات کا سبب بن جاتا ہے۔

مسنون دم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكًا)

''دم جھاڑ اگر شرکیہ نہ ہو تو کرنے میں کوئی حرج نہیں''۔ (صحیح مسلم، کتاب السلام، ح:٦٤)

اس فرمان ذیشان سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دم بھی حصول شفا کا ایک روحانی ذریعہ ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نظر بد سے بچنے، بخار سے عافیت، پھوڑے، پھنسی سے حفاظت، سانپ، بچھو وغیرہ کے ڈسنے کے علاوہ زخم وغیرہ کے علاج میں مختلف دم بیان فرمائے تھے۔ اس میں کوشش یہ ہونی چاہیے کہ دم مسنون اَوراد واَذکار سے ہوں اور شرکیہ الفاظ پر مشتمل دم جھاڑ سے حتی المقدور بچنا چاہیے۔ آدمی کا خود اپنے آپ کو دم کرنا اور کسی نیک آدمی سے دم کروانا دونوں طریقے احادیث میں مذکور ہیں۔

جڑی بوٹیاں اور قدرتی اجزاء

اللہ کے حبیب ﷺ کا ارشاد ہے:

(يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا) (ترمذی، ح:۲۰۳۸)

''اللہ کے بندو! (بیماری کی صورت میں) دوا سے علاج کرو''۔

اللہ کے رسول ﷺ نے امت مسلمہ کو مختلف اشیاء کے ذریعے علاج کرانے کی طرف رہنمائی دی ہے جیسے جڑی بوٹیاں، پھلوں، پھولوں، بیجوں اور مختلف مفردات اور مرکبات کا تذکرہ احادیث میں ملتا ہے۔ ان چیزوں کے انسانی ارواح اور اجسام پر یقینا بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ؟ قَالَ: اَلْهَرَمُ) (ترمذی، ح۲۰۳۸)

''اللہ نے ہر بیماری کی شفا یا دوا مقرر فرما رکھی ہے، سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا''۔

جراحت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ...)

''سینگی (پچھنے) لگوانا بہترین علاج ہے۔'' (بخاری، ح:۵۶۹۶)

مرض کی نوعیت کے مطابق کبھی ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت بھی پیش آتی

ہے جن میں کسی عضو کو چیرنے یا کاٹنے سے مفر ممکن نہیں ہوتا۔ احادیث مبارکہ میں اس کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ جیسے سینگی (پچھنے) لگوانا، داغ لگوانا اور فصد کھلوانے سے متعلق ابواب کتب حدیث میں مذکور ہیں۔

ایک اہم بات جس کا تذکرہ کیے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بحث غیر مکمل کہلائے گی وہ احتیاط ہے جس کے تحت ہمیں یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ اگرچہ ادویات اور طریق ہائے علاج کا تذکرہ ہمیں طب اسلامی، طب نبوی ﷺ میں واضح طور پر ملتا ہے لیکن چونکہ مختلف علاقوں کے رہنے والے لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں تو اس سبب سے ان کو مختلف ادویات، ان کے مزاج اور تکلیف کی کیفیت کے مطابق استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اس کا بہترین حل یہ ہے کہ کسی حاذق طبیب سے اپنا مرض یا کیفیت اور مزاج چیک کرانے کے بعد اس کے مشورے سے طب نبوی ﷺ سے علاج کیا جائے گا تو اللہ کے فضل سے بہتر نتائج برآمد ہونگے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے بھی رہنمائی ملتی ہے:

(مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ)

ایسا معالج جو طب نہ جانتا ہو تو ذمہ دار ہے (اگر اس سے کسی کو نقصان پہنچے گا تو اللہ کے ہاں اس کا مواخذہ ہوگا) (ابوداود، ح:۴۵۸۶)

مذکورہ بالا بحث سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ جائز دائرے میں رہتے ہوئے ایک مسلمان کو حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنا علاج کرانے میں روحانی اور مادی ہر قسم کے وسائل کو بروئے کار لائے اور اپنے اللہ پر بھروسہ کرے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کا موضوع بھی انسان ہے، تو ایک انسان اپنی زندگی میں مختلف حالات سے گزرتا ہے۔ان حالات میں ایک حالت (اللہ رحم فرمائے) اس کے لیے ابتلاء، آزمائش، پریشانی، تکلیف، بیماری، غمگینی اور کبھی بدحالی کی بھی ہوسکتی ہے۔اس حالت میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اکیلانہیں چھوڑا بلکہ اس کے لیے ایسی حالت کا علاج اور علاج کی مختلف تدابیر عطا کر کے اس کے مصائب کامداوا کر دیا ہے۔

اللہ کے فضل سے ہمیں یہ توفیق ہوئی ہے کہ ان بیش قیمت شہ پاروں کو ایک کتاب کی شکل میں اکٹھا کر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرسکیں کہ ایسے حالات میں ان کے زخموں کا مرہم اوران کی پریشانی میں غمگساری ہو سکے۔

اس کتاب میں ہم نے سب سے پہلے قرآن مجید اور صحیح احادیث سے دعائیں ذکر کی ہیں۔ پھر دم اور آخر میں ان مختلف دواؤں کا تذکرہ کیا ہے جن سے علاج کا ذکر قرآن وحدیث میں ملتا ہے۔اوراس کے ساتھ ساتھ بالاختصار ان کے فوائد بھی احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں تاکہ عمل کرنے میں معاون ثابت ہوں۔

زیرنظر مجموعہ میں بفضل اللہ صرف کتاب اللہ اور صحیح یا حسن درجہ کی احادیث رسول ﷺ سے استفادہ کیا گیا ہے۔اخلاص اور مکمل ایمان و ایقان سے ان پر عمل پیرا ہونا ان شاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

واضح رہے کہ اس کتاب کی ابتدا میں نے ان دنوں کی تھی جن دنوں مَیں کتاب وسنت کی نشرواشاعت کے بین الاقوامی ادارے دار السلام میں بطور ریسرچ فیلو تعینات تھا۔ لہٰذا اس نیکی کے کام میں احباب ذمہ داران دار السلام بھی برابر کے شریک ہیں۔ اللہ کریم میری اوران احباب گرامی قدر کی جانب سے اس عمل کو خالص اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے اس کے نفع کو عام کردے اور ہمیں ہمارے والدین، اہل وعیال سمیت صراط مستقیم پر استقامت عطا فرمائے اور آخرت میں جنت الفردوس کی مہمانی سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

کتاب ''نبوی طریقہ علاج'' تیاری اور تکمیل کے مدارج طے کررہی تھی کہ والدی واستاذی فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل الرحمٰن لکھوی ﷾ مدیر معہد القرآن الکریم گلستان جوہر کراچی انہی دنوں لاہور تشریف لائے۔ چناں چہ موقع کو قیمتی جانتے ہوئے میں نے مسودہ کی نظر ثانی کرنے کی درخواست پیش کردی جسے انھوں نے کمال شفقت سے قبول فرمایا اور ضروری تصحیحات وترامیم کرواکے صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا۔ جزاهم الله عنا خير الجزاء۔

اسی طرح کتاب کی تیاری میں کئی ایک مراجع برادر عزیز حافظ عتیق الرحمٰن خریج ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ وچیف ایگزیکٹو العتیق ٹریول اینڈ ٹورز کی ذاتی کتب سے میسر آئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایک مراحل میں ان کے قیمتی مشورے اور معاونت میرے ہم رکاب رہی۔ تقبل الله جهودهم نحو الاسلام والمسلمين

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

شفیق الرحمٰن فرخ

ہدیٰ اکیڈمی، گلزیب کالونی، گلی:43، سمن آباد، لاہور

فون:0300-4478122

☆☆☆☆

صحت......اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَةُ وَالْفَرَاغُ۔

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فریب کھاتے ہیں (نقصان اٹھاتے ہیں، ان کی قدر نہیں کرتے، ان کا شکر نہیں بجالاتے، وہ نعمتیں بہت سارے لوگوں کے حق میں قابل رشک ہیں) ایک صحت اور دوسری فراغت۔'' (صحیح بخاری، ح:۶۴۱۲)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح اس حالت میں کرے کہ اس کا جسم بہ عافیت ہو اور گھر بہ حفاظت ہو اور اس کے پاس اس دن کی روزی موجود ہو تو گویا اسے ساری دنیا دے دی گئی ہے۔''

(کتاب الزھد، ح:۲۳۴۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن انعامات میں اللہ تعالیٰ سب سے پہلے بندے سے پوچھے گا کہ، کیا ہم نے تجھے جسمانی صحت نہیں دی تھی اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟ (ترمذی، ح:۳۳۵۸)

اسی وجہ سے اسلاف میں بعض نے آیت کریمہ:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

پھر البتہ ضرور تم سے انعامات الٰہی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (التکاثر:۸)

میں نعمت کی تفسیر صحت سے کی ہے۔ (مختصر زاد المعاد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعا سے علاج

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

اور یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔

(بنی اسرائیل: ۸۲)

دعا سے علاج

جس طرح اردو میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو ''دعا کرنا'' کہا جاتا ہے۔عربی زبان میں اس کا مادہ، د، ع، و ہے جس کا باب دَعَا، یَدْعُو، دُعَاء ہے اور پکارنا اور مدد چاہنا اس کے معانی ہیں۔عام طور پر تو پریشانی' دکھ' تکلیف' مرض' شدت اور مختلف ضروریات کے لیے آدمی دعا کرتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ)

''خوشحالی میں اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط رکھو وہ تمہیں مشکلات میں یاد رکھے گا۔'' (صحیح الجامع الصغیر للالبانی' ح:۲۹۶۱)

علاوہ ازیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں مختلف مشکلات، شدائد اور ضروریات وحاجات کے لیے دعائیں مخصوص ہیں۔

بعض اہل علم نے دعا کی اہمیت کے پیش نظر یہاں تک کہہ دیا:

أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ۔

لاچار تو وہ ہے جو دعا بھی نہ کر سکے۔ [انتخاب سعودی تقویم]

رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگنے کی اس قدر اہمیت بیان فرمائی کہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔(جامع ترمذی، ح:۳۳۷۳)

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے سبق دیا: کہہ دو

وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا۔

ترجمہ: اے میرے رب! میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا۔ (سورہ مریم: ۴)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دعا ضرور کیا کرو۔ (ترمذی، ح: ۳۵۴۸)

اگر کسی کے لیے غائبانہ دعا کی جائے تو یہ اس قدر مفید بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے غائبانہ دعا مانگنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ وہ بھلائی کے لیے کی گئی دعا پر صرف آمین ہی نہیں کہتا بلکہ یہ بھی کہتا ہے "اللہ تجھے بھی ویسی ہی بھلائی عطا فرمائے۔" (صحیح مسلم، ح: ۶۹۲۷)

معمولی سے معمولی چیز کی ضرورت کے پورا کرنے کی بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی سے دعا مانگے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس (اللہ) سے مانگے۔ (ترمذی، ح: ۳۶۱۳)

ذیل میں ایسی ہی کچھ ضروری دعائیں درج کی جا رہی ہیں۔ نیز دعا کے متعلق چند ضروری مسائل بھی درج کیے جا رہے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط۔

"مجھ سے دعائیں کرو تمھاری دعائیں میں قبول کروں گا۔" (المومن: ۶۰)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ)

"دعا کے سوا تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی"۔ (ترمذی، ح: ۲۱۳۹)

دعا عبادت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)

''دعا مانگنا ہی تو عبادت ہے''۔ (ترمذی، ح: ۳۲۴۷)

اللہ تعالیٰ سے مانگنے پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے' ثواب بھی ملتا ہے اور مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے۔ مگر اللہ کے علاوہ کسی زندہ یا مردہ سے دعا کی جائے تو انسان گناہ گار ہو جاتا ہے اور مقصد بھی پورا نہیں ہوتا۔ اور اللہ سخت ناراض ہو جاتا ہے کیونکہ دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کلمے کی مخالفت ہے کیونکہ کلمہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ اپنی تمام پریشانیاں اور مسائل جادوگروں' روایتی پیروں' فقیروں' قبروں اور مزاروں وغیرہ پر پیش کرنے کی بجائے براہ راست اپنے اللہ کے سامنے پیش کرے جو ہر کسی کی سنتا ہے اور ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔

دعا کی قبولیت کا نادر نسخہ

☆ دعا مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم بطور وسیلہ اختیار کیا جائے تاکہ دعا کی قبولیت کی صورت نکل سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا' وہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق صرف تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی نہیں، تو اکیلا ہے اور بے نیاز ہے، تو نے کسی کو نہ جنا ہے اور نہ ہی تجھے کسی نے جنا ہے اور نہ کوئی تیرا ہمسر ہی ہے۔" (ترمذی، ح:۳۴۷۵)

تو رسول اللہ ﷺ نے سن کر بتایا اللہ کی قسم! اس نے اللہ کے اسم اعظم کا واسطہ دے کر دعا کی جس سے اسے پکارا جائے تو سنتا ہے اور مانگا جائے تو دیتا ہے۔

☆ اسم اعظم کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنا بھی دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا کہ اس نے دعا میں درود شریف نہ پڑھا تھا، آپ نے فرمایا اس نے جلد بازی سے کام لیا۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد نبی ﷺ پر درود بھی پڑھے، پھر جو چاہے مانگے۔ (جامع ترمذی، ح:۳۴۷۷)

☆ درود شریف کا پڑھنا ویسے بھی باعث رحمت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔

(صحیح مسلم، ح:۴۰۸)

درود شریف یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۝

ترجمہ: اے اللہ صلاۃ (رحمت) بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے صلوۃ (رحمت) بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

تین قسم کے لوگوں کی دعا خاص طور پر رد نہیں ہوتی۔

(۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔

(صحیح الجامع الصغیر، ح:۳۰۳۱)

تکلیفیں صرف اللہ ہی رفع کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ۔

''بے کس جب اسے (اللہ تعالیٰ کو) پکارتے ہیں تو ان کی فریاد یں (اللہ کے سوا) کون سننے والا ہے اور دکھوں کا مداوا کون کرنے والا ہے؟'' (النمل:۶۲)

ہدایت' تقوی اور دیگر بہت سی بھلائیوں کا خزانہ:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقوی، عافیت اور غنا کا سوال کرتا ہوں''۔ (صحیح مسلم،ح:۲۷۲۱)

اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔

اور صبر اور نماز کے ساتھ (اللہ سے) مدد طلب کرو''۔ (البقرہ:۴۵)

اس لیے (اللہ رحم کرے) اگر کوئی دکھ' تکلیف' مصیبت مثلاً کسی کی وفات پانے کی خبر یا کسی نقصان کی اطلاع وغیرہ ملے تو:

① صبر سے کام لے۔

② وضو کر کے نماز شروع کر دے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بھی ہے کہ ایسے موقع پر { اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ } پڑھے۔

ترجمہ: ''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں''۔

(البقرہ:۱۵۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علاج کے لئے مسنون دعائیں

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوۡرِ﴾

''لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے''۔

(یونس: ۵۷)

علاج کے لیے مسنون دعائیں

پریشانی دور کرنے کی دعائیں

☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' تو پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں (گناہ گاروں) سے ہوں۔'' (الانبیاء:۸۷)

☆ (اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئاً)

''اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ قطعاً شرک نہیں کروں گا''۔

(ابوداود، ح:۱۵۲۵)

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔

''اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے! میں تیری رحمت سے مدد کا طلب گار ہوں، میری ہر اعتبار سے اصلاح فرمادے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا''۔ (حاکم،ج:۱،ح:۱۵۴۵)

☆ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ

اِلَّآ اَنْتَ۔

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امید وار ہوں' تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میری حالت کی ہر اعتبار سے اصلاح کر دینا کہ تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں''۔ (ابوداؤد ح:۵۰۹۰)

بے قراری رفع کرنے کی دعا

☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

''اللہ عظمت والے اور حلم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، عرش عظیم کے رب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ زمین و آسمان اور عرشِ کریم کے رب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے''۔

(صحیح بخاری ح:۶۳۴۶)

سید الاستغفار اور اس کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے بعد سید الاستغفار پڑھا اسے شام تک اور جس نے اسے شام کے بعد پڑھا اسے صبح تک جنت میں داخل ہونے سے صرف موت روکے ہوئے ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے ساتھ کیے جانے والے وعدے اور معاہدے پر قائم ہوں، جس قدر میری طاقت میں ہوا۔ میں اپنے کیے جانے والے کاموں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھے عنایت کی ہیں اور میں اپنے گناہوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا۔

(صحیح بخاری، ح:٦٣٠٦)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ

أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ غَمِّي۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم مجھ میں جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا علم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کو لے جانے والا بنا دے۔

(مسند احمد، ج:۱، ص:۳۹۱ البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

☆ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

ترجمہ: مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ [صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھیں]

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ح:۷۱)

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ [صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھیں]

(صحیح ابن ماجہ، ح:۳۱۳۴)

دنیا و آخرت کی دعا

☆ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

''اے اللہ! اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' (صحیح بخاری ح:۴۵۲۲)

اصلاح احوال کی دعائیں

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! بے شک میں غم سے، پریشانی سے، عاجز آجانے سے، سست ہو جانے سے، بخل سے اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے سامنے مغلوب

ہو جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ (صحیح مسلم، ح:۵۰۳۹)

☆ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ترجمہ: ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

آیۃ الکرسی

رسول اللہ ﷺ نے آیت الکرسی کو سب سے عظیم آیت قرار دیا۔

(صحیح مسلم، ح:۱۸۸۵)

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تم سونے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تمہارا نگہبان مقرر ہو جائے گا اور صبح کے ہونے تک شیطان تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ (صحیح بخاری، ح:۲۳۱۱)

★ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۔

’’اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان (لوگوں) کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ (لوگ) اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے (اتنا معلوم کرا دیتا ہے) اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے، اسے دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں وہ تو بہت بلند اور بڑا عظمت والا ہے‘‘۔ (البقرہ:۲۵۵)

سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور ان کی فضیلت

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس موجود تھے کہ اوپر سے ایک آواز سنائی دی، جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی اور کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا، اس میں سے ایک فرشتہ اترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ آپ کو دو نور دیے جانے کی خوشخبری دیتا ہوں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے: سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرۃ کی آخری آیتیں۔ ان کا ایک حرف بھی آپ پڑھیں گے تو اس کا بدل آپ کو دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم، ح:۱۸۷۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو (سونے سے قبل) پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و استعانت اس کے شامل حال رہتی ہے۔ (صحیح بخاری، ح:۴۰۰۸)

☆ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿284﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۤ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿285﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿286﴾

”آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس چیز

پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے' یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے' انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی' ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا' جو نیکی کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی کرے وہ اس پر ہے' اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما! اور ہمیں بخش دے! اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافر قوم پر غلبہ عطا فرما''۔ (البقرہ:۲۸۴ تا ۲۸۶، صحیح بخاری، ح:۴۰۰۸)

حصول مقاصد اور دشمنوں کے شر سے حفاظت کی ضمانت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ یہ کلمات کہہ کر گھر سے نکلتا ہے تو اسے صحیح رہنمائی، مقصد کا حصول اور اپنی حفاظت کی ضمانت مل جاتی ہے، الفاظ یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

''اللہ کے نام سے میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں' نہ طاقت ہے نہ قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے''۔ (سنن ابوداؤد، ح:۵۰۹۵)

پہاڑ برابر قرض بھی ہو تو اتروانے کی دعا

☆ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''اے اللہ! مجھے اپنے حرام کے مقابلے میں اپنے حلال کے ساتھ کافی ہو جا اور اپنے فضل سے مجھے ہر اس چیز سے بے پرواہ کر دے جو تیرے سوا ہے''۔

(ترمذی؛ ح:۳۵۶۳)

جنت کا خزانہ حاصل کرنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں آپ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

☆ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

''اللہ کی توفیق کے سوا گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت''۔ (صحیح بخاری: ح:۶۴۰۹)

والدین واولاد کے لیے دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

''اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں کا شکر یہ ادا کروں

جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر نچھاور فرمائی ہیں اور یہ کہ میں ایسے نیک کام سرانجام دوں جن سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کی میرے لیے اصلاح فرما دے میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں بردار ہوں''۔ (الاحقاف:۱۵)

دشمن کے زمینی اور فضائی حملوں سے حفاظت کی دعا

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، دنیا، اہل اور مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں اور بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات

سے کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔ (صحیح ابن ماجہ، ح: ۳۱۲۵)

مجلس کی تمام لغزشیں معاف کرانے کی دعا

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

"پاک ہے تو اے اللہ! اور تیری ہی تعریف ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

(سنن ابوداؤد: ح: ۴۸۵۹)

اہم کاموں سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنا

(دعائے استخارہ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں کوئی اہم کام کرنا ہو تو دو نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھ لو اور لفظ "هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ پر اپنی حاجت ذکر کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ

وَعَاقِبَةِ اَمْرِی... فَاقْدُرْهُ لِی وَيَسِّرْهُ لِی ثُمَّ بَارِكْ لِی فِيهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّی فِی دِينِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِی... فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِی بِهٖ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری طاقت کے ذریعے قدرت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کے ذریعے سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو طاقتور ہے، میں طاقتور نہیں، تو خوب جانتا ہے جبکہ میں نہیں جانتا اور تو غیب تمام کا بھی جاننے والا ہے۔

اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم کے مطابق میرے لیے، میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کار کے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر اور میسر فرما دے اور اس میں میرے لیے برکت رکھ دے۔ اگر یہ کام تیرے علم کے مطابق میرے لیے، میرے دین، میری معاش، اور میرے انجام کار کے لیے برا ہے، تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے مقدر میں جہاں بھی ہو بھلائی رکھ دے اور پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔ (صحیح بخاری، ح:۱۱۶۲)

نیک اولاد کے حصول کی دعائیں

☆ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔

اے میرے پروردگار! مجھے نیک فرزند عطا فرما۔ (سورۃ الصافات، آیت:۱۰۰)

☆ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔

اے میرے پروردگار! مجھے اپنی جناب سے نیک اولاد عطا فرما یقیناً تو دعا کو سننے والا ہے۔ (سورۃ آل عمران، آیت :۳۸)

اچھے وارث کے لیے دعا

☆ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔

اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ دینا۔ تو ہی بہترین وارث ہے''۔

(سورۃ انبیاء، آیت:۸۹)

علم میں اضافے کی دعائیں

☆ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾

اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے، میرے معاملات آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ (لکنت) کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

(سورۃ طٰہٰ، آیات۔۲۵۔۲۸)

☆ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔ (سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۱۴)

بیوی بچوں سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کی دعا

☆ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا پیشوا بنادے۔ (سورۃ الفرقان، آیت:۷۴)

جامع دعا

☆اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

اے اللہ! میں عاجز آ جانے، بزدلی، بخل اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر کہ تو بہترین پاک کرنے والا ہے۔ تو اسکا متولی اور اس کا مولی ہے، اے اللہ! بے شک میں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، ایسے دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (صحیح مسلم ۴/۲۰۸۸)

اللہ تعالیٰ سے جسمانی عافیت طلب کرنے کی دعا

★اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ [صبح شام، تین تین مرتبہ] (سنن ابوداؤد، ح:۵۰۹۰)

جنت کا سوال اور آگ سے پناہ کی دعا

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
(صحیح ابن ماجہ، ح:۷۵۱)

رب کے حضور مناجات

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

ترجمہ: اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، اے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا سو اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ موت دے۔ اے پروردگار! تو نے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے جس جس چیز کے وعدہ کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا کچھ شک نہیں کہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(سورۃ آلِ عمران: ۱۹۱ تا ۱۹۴)

شیطان سے پناہ کی جامع دعائیں

اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ سُوْءً ا عَلٰی نَفْسِیْ اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں! کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا کسی مسلمان سے برائی منسوب کروں۔ (صحیح ترمذی، ح:۳۳۹۲)

گناہوں سے بخشش کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ

اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، سو مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، یقیناً تو ہی بخشنے والا بے حد رحم کرنے والا ہے۔ (صحیح بخاری، ح:۸۳۴)

عذابِ قبر سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں گناہ اور قرض سے۔ (صحیح بخاری، ح:۸۳۲)

دشمن کے خلاف رب کے حضور دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھی کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد، ح:۱۵۳۷)

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! اے کتاب اتارنے والے! جلد حساب لینے والے! ان جماعتوں کو شکست دے، اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں ہلا۔ (صحیح مسلم، ح:۱۷۴۲)

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ یَکُنْ شِرْکًا

''دم جھاڑ اگر شرکیہ نہ ہو تو کرنے میں کوئی حرج نہیں''۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، ح:۶۴)
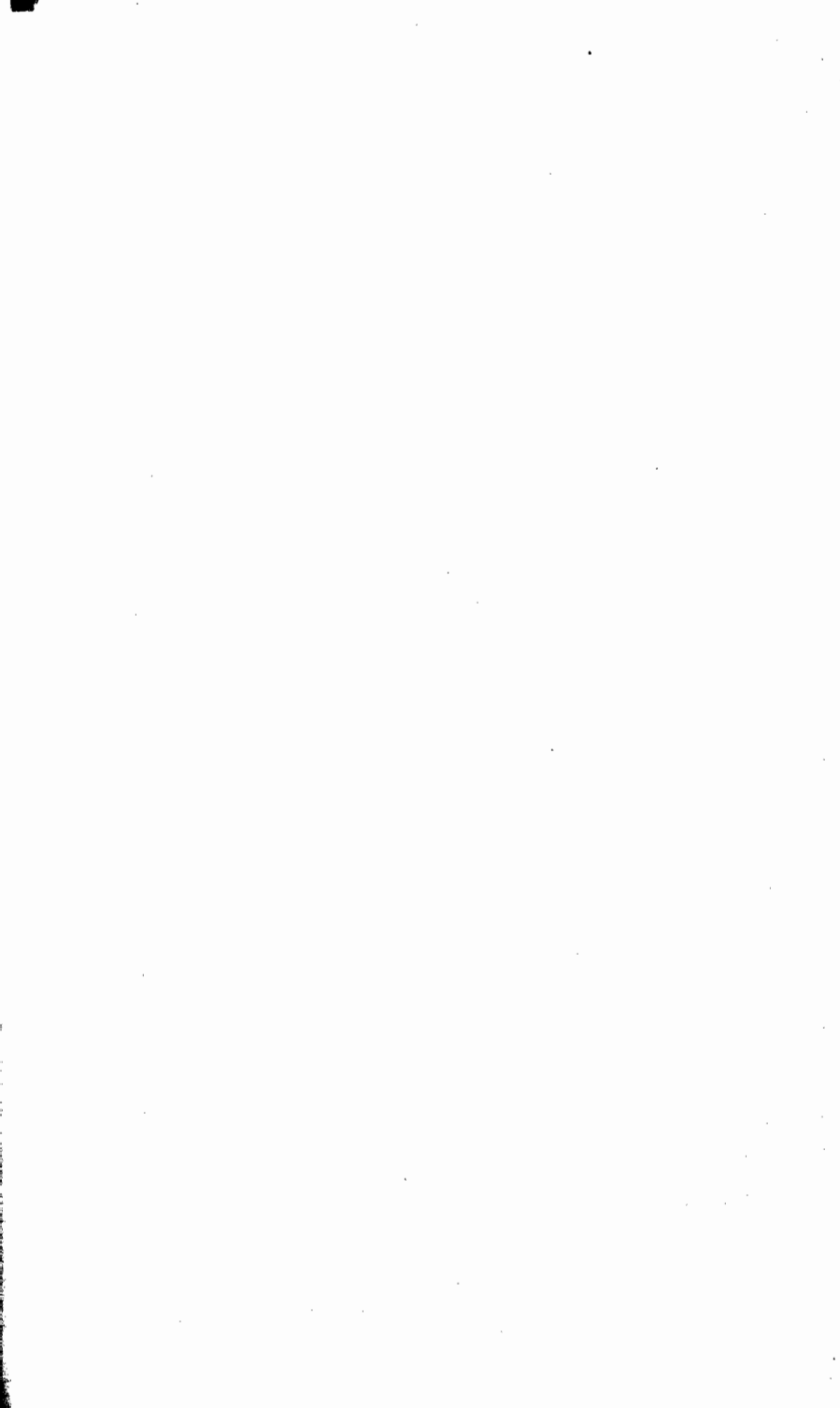
دَم سے علاج

اردو میں جسے ہم ''دَم'' کہتے ہیں عربی زبان میں اسے رُقْیَۃٌ کہا جاتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں دَم کا تصور بہت واضح ہے۔ جب کوئی شخص کسی تکلیف، مصیبت، درد، بخار، نظر بد، جادو، آسیب، مسِ شیطان یا ایسی ہی کسی کیفیت سے دوچار ہو تو اسے دَم کرانا چاہیے یا خود کو دَم کر لینا چاہیے۔

نبی اکرم ﷺ سے خود کو دَم کرنے اور کسی سے دَم کرانے اور اس طرح دَم کا تقاضا کرنے کے متعلق ارشادات کتب احادیث میں مل جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ذیل کی احادیث ہمارے لیے راہنمائی فراہم کرتی ہیں:

خود کو دَم کرنا

اپنی مرض الموت میں نبی اکرم ﷺ معوذات پڑھ کر خود کو دَم کرتے تھے۔
(صحیح بخاری، ح:۵۷۳۵)

دم کرانا

بیماری کی صورت میں کسی نیک آدمی سے دَم بھی کرایا جا سکتا ہے۔ حضور ﷺ کو بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دَم کیا کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری، ح:۵۷۳۵)

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دَم کرنا

بیمار کو یہ سورت پڑھ کر دَم کیا جائے تو اللہ کی طرف سے شفا آتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس دَم کی تصدیق فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری، ح:۵۷۳۶)

سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(سورۃ الفاتحہ)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ رحمٰن اور رحیم ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان لوگوں کا راستہ نہ دکھانا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔

نظر بد، بخار، سانپ اور بچھو کے ڈس جانے، درد، جنون، دیوانگی اور جادو وغیرہ ہر قسم کی بیماری سے دَم جائز ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الطب)

جن، جادو اور نظر بد سے بچاؤ

درج ذیل سورتیں پڑھ کر ہاتھوں میں پھونک کر سر اور چہرے سے شروع کر کے تین بار پورے بدن پر ہاتھ پھیرے۔ ان شاء اللہ جن، جادو، نظر بد سمیت ہر روحانی مرض سے شفا ہوگی۔ (صحیح بخاری، ح: ۵۰۱۷)

بیمار پرسی کی فضیلت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو وہ جنت کے میووں میں چلتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھے، جب بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت ڈھانپ

لیتی ہے، اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، ح:۱۴۴۲ صحیح ابن ماجہ، ح:۱۱۹۱)

بیمار پرسی کی دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

کوئی حرج نہیں، یہ بیماری اللہ نے چاہا تو پاک کرنے والی ہے۔

(صحیح بخاری، ح:۳۶۱۶)

مشکل ترین حالات میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔

اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں سوائے اس کام کے جسے تو آسان کردے اور تو جب چاہے مشکل کام کو آسان کردے۔ (صحیح ابنِ حبان، ح:۲۴۲۷)

غربت سے نجات کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔

اے اللہ! جو بھی تو مجھ پر نعمت اتارے، میں اس کا ضرورت مند ہوں۔

(سورۃ القصص:۲۴)

نیکیاں بڑھانے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمات (الفاظ) ایسے ہیں جو زبان سے ادا کرنے میں بہت آسان مگر میزان (حسنات) میں بہت زیادہ وزنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہیں (وہ یہ ہیں):

☆ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

(اللہ تعالیٰ) اپنی حمد کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے عظمت والا اللہ پاک ہے۔ (صحیح بخاری، ح:۷۵۶۳)

مقابل کا ڈر ختم کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اے اللہ! ہم اِن (مقابل) کے مقابلے میں تجھے آگے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (سنن ابوداود، ح:۱۵۳۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علاج کے لئے
مسنون دم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

”پس اللہ ہی سے پناہ چاہو یقیناً وہی سننے والا اور جاننے والا ہے“۔ (حم السجدۃ:۳۶)

علاج کے لیے مسنون دَم

مریض کی عیادت کرنے والے کو یہ دَم یاد ہونا چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی ایسے مریض کی عیادت کر رہا ہو (تقدیر میں) جس کی موت ابھی نہیں آنے والی۔ اگر اس پر درج ذیل کلمات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ۔

''میں عظمت والے اللہ اور عرش عظیم کے رب تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو شفا عطا کر دے''۔ (جامع ترمذی، ح: ۲۰۸۳)

ہر چیز کے شر سے بچنے کا دَم

سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس صبح و شام تین تین بار پڑھیں۔

سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ○

کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا ہی گیا (وہ کسی کا باپ نہ کسی کا بیٹا) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہی ہے۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

''کہہ دو کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے''۔

سورۃ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

''کہہ دو کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں جو لوگوں کا بادشاہ ہے، جو لوگوں کا معبود بھی ہے، خناس (لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے والے) کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے''۔

پھوڑے اور زخم وغیرہ کے لیے دَم

دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو بسم اللہ پڑھ کر لعاب لگائے اور پھر صاف زمین سے چھو کر مٹی لگائے اور پھوڑے وغیرہ پر آہستہ آہستہ پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

''اللہ کے نام سے ہماری زمین کی خاک، ہم میں سے کسی کے لعاب کے ساتھ (مل کر) ہمارے رب کے حکم سے ہمارے بیمار کی شفا کا باعث بن گئی''۔ (صحیح بخاری، ح:۵۷۴۵)

مختلف امراض سے بچاؤ کے لیے دَم

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

''اے بنی نوع انسان کے رب! بیماری دور کر کے شفا بخش دے کہ شفا دینے والا صرف تو ہی ہے تیری دی ہوئی شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری رہنے ہی نہ دے''۔ (صحیح مسلم، ح:۴۲۱۵)

نظر بد سے بچاؤ کا دم

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

''اللہ کے نام سے میں آپ کو دَم کرتا ہوں، آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے' نیز ہر جان کے شر اور ہر حسد کرنے والی نظر سے۔ اللہ آپ کو شفا دے' اللہ کے نام سے میں آپ کو دَم کرتا ہوں''۔ (صحیح مسلم، ح:۲۱۸۶)

زہریلے جانوروں، حشرات نیز راستے کے چور ڈاکو سے حفاظت کا دَم

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی''۔ (جامع ترمذی، ح:۳۶۰۴)

ناگہانی حادثے اور ہر قسم کی تکلیف سے بچاؤ کا دَم

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی۔ (یہ ذکر صبح و شام تین مرتبہ پڑھا جائے۔) (جامع ترمذی، ح:۳۳۸۸)

نا قابل برداشت درد سے بچاؤ کے لیے دَم:

درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ۔

''اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کے ذریعے میں ہر اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو محسوس کرتا ہوں اور جس سے ڈرایا جاتا ہوں''۔ (صحیح مسلم، ح:۲۲۰۲)

(ان شاء اللہ افاقہ ہوگا)

بچوں کو مختلف تکالیف سے بچاؤ کا دَم

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر شیطان اور بدشگونی اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں''۔ (صحیح بخاری، ح:۳۳۷۱)

برص، جنون، کوڑھ اور ہر بیماری سے بچنے کا دَم

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ ۔

اے اللہ ! میں برص، جنون، کوڑھ اور ہر بری بیماری سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (صحیح سنن نسائی، ح:۵۰٦۸)

کان، آنکھ اور قوت باہ کے اضافے کا دَم

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّاتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا.

اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا۔ (صحیح ترمذی، ۳/۱۶۸)

بزدلی، بخل اور بڑھاپے سے بچاؤ کا دَم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں رذیل عمر کی طرف پھیر دیا جاؤں اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے بھی میں تیری پناہ چاہتا ہوں‘‘۔ (بخاری مع فتح الباری، ۱۱/۱۸۱)

بڑھاپے میں تنگی رزق سے بچاؤ کا دَم

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ.

اے اللہ! میری کبرسنی اور آخری عمر میں بھی اپنے رزق کو مجھ پر فراخ رکھنا۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، ح:۱۵۳۹)

بہرے اور گونگے پن سے بچاؤ کا دم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ.

اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری بہرے پن سے اور گونگے پن سے۔

(صحیح الجامع الصغیر،۱/۴۰۶)

سینے کے امراض سے بچاؤ کا دم

جناب رسول اللہ ﷺ بزدلی، بخل، بری نظر، عذاب قبر اور سینے کی آزمائش (امراض) سے پناہ مانگا کرتے تھے، اسے یوں کہا جا سکتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الصَّدْرِ.

اے اللہ! میں سینے کی تمام امراض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (سنن ابوداود، ح:۱۵۳۹)

بخار کا دم

اِکْشِفِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِلٰہَ النَّاسِ.

اے لوگوں کے رب، اے لوگوں کے معبود! بخار دور کر دے۔

(صحیح الجامع الصغیر، ح:۳۱۸۶)
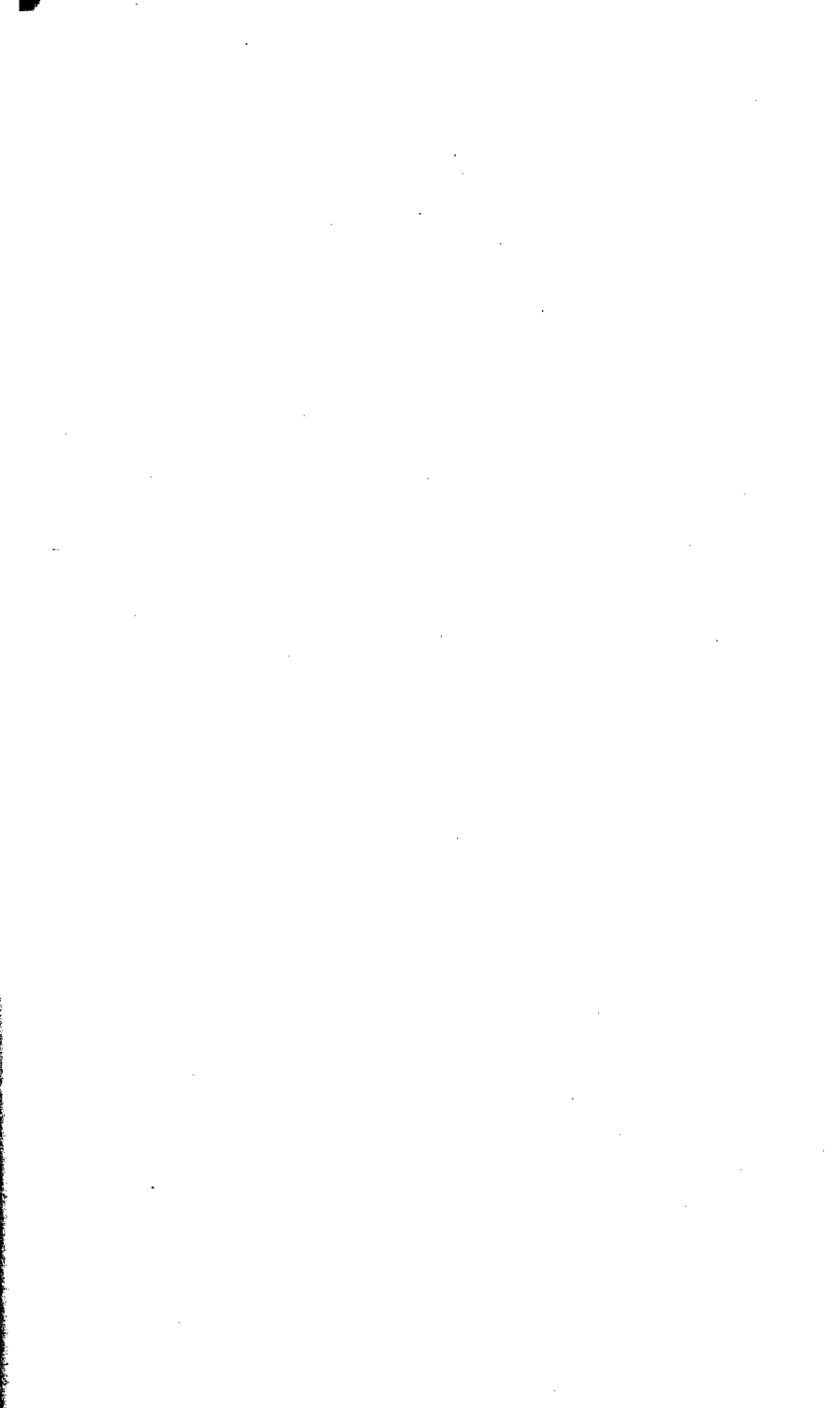
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

دوا سے علاج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

ہر بیماری قابل علاج ہے جب دوا بیماری کے موافق منتخب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے۔

(صحیح مسلم، ح: ۲۰۰۴)
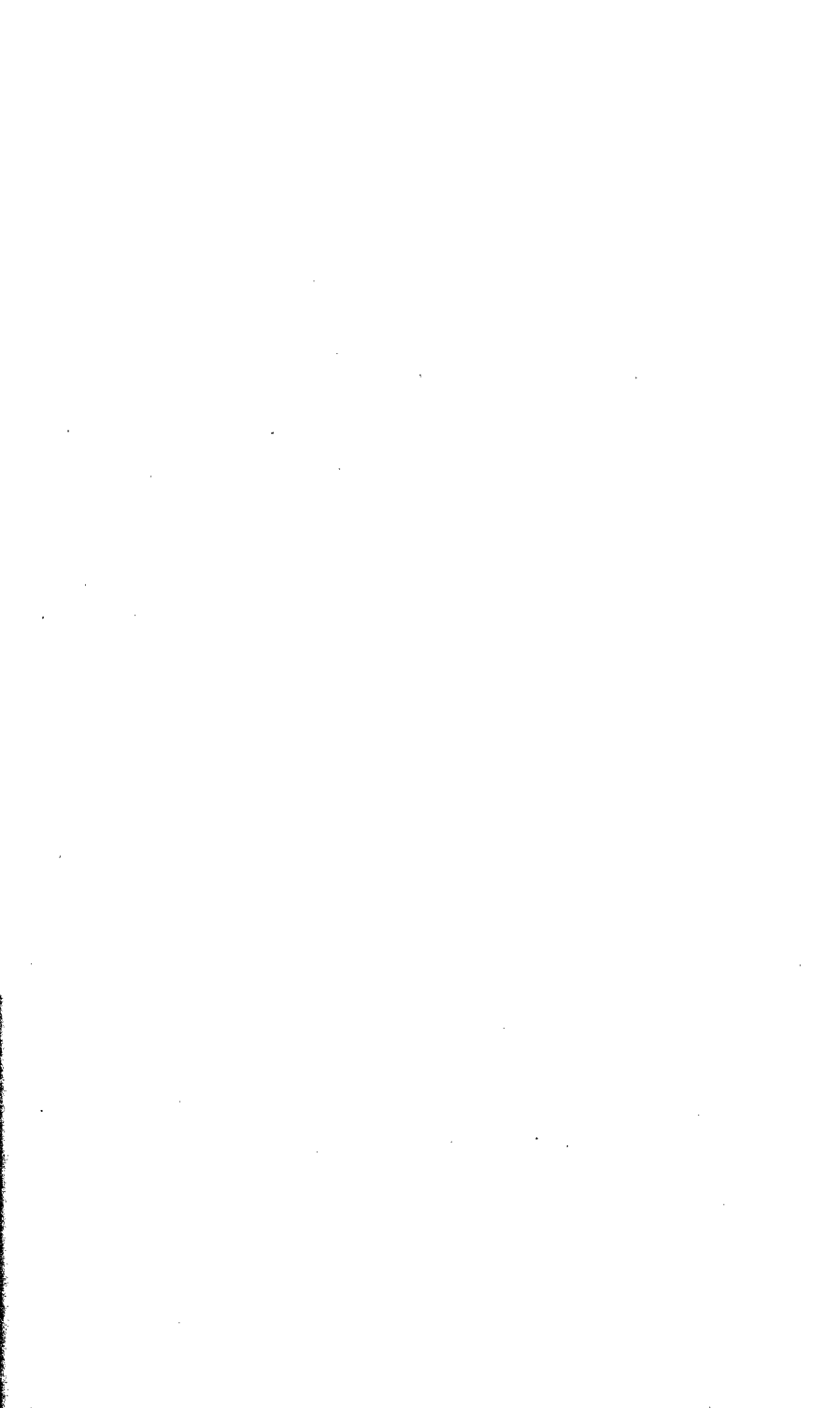
دوا سے علاج

انسان کے بیمار ہو جانے کی صورت میں شریعت اسلامیہ نے اس کی راہنمائی اس طرف فرمائی ہے کہ اسے دعا اور دوا سے اپنا علاج کرانا چاہیے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دواؤں کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کو بھی انسان کے لیے روحانی اور جسمانی طور پر باعث شفا قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

''اور قرآن مجید میں ہم نے ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت والی آیات نازل فرمائی ہیں''۔ (الاسراء:۸۲)

بلکہ خاص طور پر ایمان والوں کو تو قرآن مجید سے کسب فیض ضرور کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ

''(اے محمد ﷺ) آپ لوگوں کو بتایے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لیے راہنمائی اور شفا کا باعث ہے''۔ (حم السجدۃ:۴۴)

بلکہ خاص طور پر دل اور سینے کے امراض میں تو قرآن حکیم کا خصوصی اثر بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ

”تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے۔“ (یونس:۵۷)

حضرت ابراہیم الخواص رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں:

۱۔ غور و فکر کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کی جائے۔

۲۔ پیٹ زیادہ نہ بھرا جائے۔

۳۔ رات کا قیام کیا جائے۔

۴۔ سحر کے اوقات میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ و زاری کی جائے۔

۵۔ صالحین کی صحبت اختیار کی جائے۔ (انتخاب از تقویم سعودی عرب)

اسی طرح حدیث میں دوا سے بھی علاج کی ترغیب دی گئی ہے۔

دوا سے علاج

بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مرض نازل کیا اس کی شفا بھی نازل فرمائی۔ (صحیح بخاری، ح:۵۶۷۸)

اسی طرح مسلم شریف میں اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر مرض کی دوا ہے جب کسی مرض کی دوا اس کے مطابق منتخب ہو جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، ح:۲۲۰۴)

دوا استعمال کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں بنائی کہ جس کی دوا نازل نہ کی ہو، سوائے ایک بیماری کے، وہ بڑھاپا ہے۔ (سنن ابوداود، ح:۳۸۵۵)

اس لیے انسان کو بیماری کی صورت میں دوا ضرور استعمال کرنی چاہیے۔

حرام میں شفا نہیں

رسول اکرم ﷺ نے خبیث پلید یا ناپاک دوا سے علاج کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ح:۳۵۲۳)

لہٰذا تمام مسلمانوں کو حرام اشیا (منشیات وغیرہ) سے علاج کرنے سے بچنا چاہیے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔ (موارد الظمآن، ح:۱۳۹۷)

دوا کی مقدار

شریعتِ اسلامیہ میں دوا سے علاج کی صورت میں دوا کی مقدار اور اس کی بالتدریج خوراک لینے کی طرف بھی راہنمائی فرمائی گئی ہے، اس سلسلہ میں صحیح بخاری میں مذکور واقعہ دلیل کے لیے کافی ہے:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر گویا ہوا کہ اس کے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ کچھ دیر بعد آ کر اس نے افاقہ نہ ہونے کا بتایا تو آپ ﷺ نے اسے مزید شہد پلانے کا حکم دیا، تیسری بار اس نے آ کر پھر وہی شکوہ دہرایا تو آپ ﷺ نے پھر اسے وہی مشورہ دیا، یہ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں شکوہ لے کر آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا کہنا تو سچ ہے تیرے بھائی کا پیٹ ہی جھوٹا ہے۔ اسے مزید شہد پلاؤ۔ (صحیح بخاری، ح:۵۶۸۴)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بخوبی سمجھ آ جاتی ہے کہ مکمل افاقہ پانے کے لیے

دوا کی مناسب مقدار مریض کو دی جائے۔

دوا کھانے سے پہلے دعا

بِسْمِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں۔)

دعا بھول جانے کی صورت میں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔

(ترمذی، ح:۱۸۲۸)

دوا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ (صحیح مسلم، ح:۲۷۳۴)

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند مسنون دوائیں
اور
ان کے خواص

نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً

أَوْ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِداً فَقَالُوْا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ؟ قَالَ: اَلْهَرَمُ.

”اللہ نے ہر بیماری کی شفا یا دوا مقرر فرما رکھی ہے، سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا“۔

(جامع ترمذی، ح: ۲۰۳۸)

چند مسنون دوائیں اور ان کے خواص

اثمد (سرمہ)

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہترین سرمہ اثمد ہے جو بصارت کو جلا بخشتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو بھاری کرتا ہے۔ [سنن ابن ماجہ، ح:۳۴۹۷]

خواص:

اثمد سیاہ سرمہ کا ایک پتھر ہوتا ہے جو ایران کے علاوہ دوسرے کئی ممالک سے بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ اثمد کی اعلیٰ قسم وہ ہے جو بہت جلد ریزہ ریزہ ہو جائے اور اس کے ریزوں میں چمک ہو اور اس کا اندرونی حصہ چکنا ہو اور گرد و غبار سے پاک ہو۔

اثمد سرد خشک ہے، آنکھ کو قوت بخشتا ہے اور آنکھ کے پٹھے مضبوط کرتا ہے، زائد رطوبات کو ختم کرتا ہے اور گرد و غبار اور آنکھ کی مَیل کو دور کرتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے اور اگر مائع شہد کے ساتھ ملا کر آنکھ میں ڈالیں تو سر درد میں افاقہ ہوگا۔ چربی کے ساتھ پیس کر حل کر کے جلے ہوئے مقام پر لگائیں تو زخم میں اکڑاؤ نہیں آنے دیتا۔ بڑھاپے کی لاٹھی ہے۔ کستوری کے ساتھ ملا کر ضعف بصر میں استعمال بے حد مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ عرق گلاب میں کھرل کر کے خوب باریک کر کے استعمال میں لانا از حد مفید ہے۔ [زاد المعاد، ج:۴، ص:۲۸۳]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زمانہ عدت

میں) اس عورت کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا۔

تشریح:

مولانا داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی اگر عدت نہ ہوتی تو آپ دردِ چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت دیتے۔ [صحیح بخاری از مولانا داؤد راز دہلویؒ، ص:۲۹۲ ج:۷]

بکرے کی ران

سنن ابن ماجہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے: کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ''عرق النساء کا علاج (یہ ہے کہ) جنگلی بکرے کی ران کو پکا کر گلایا جائے پھر اس کی یخنی تین حصہ میں کر دی جائے اس کے بعد تین دن تک یخنی کا استعمال نہار منہ کیا جائے (یاد رکھیں) روزانہ نہار منہ ہونا چاہیے۔'' [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے ایک عام زمانہ، مقام، اشخاص اور حالات کے پیش نظر ہے جب کہ دوسری مخصوص ہے جن میں ان امور کی یا بعض امور کی رعایت ہے اور یہ اسی قسم میں شامل ہے۔ اس لیے کہ اس کے مخاطب اہل عرب اہل حجاز اور اس کے ارد گرد کے رہنے والے ہیں، بالخصوص دیہات کے اکھڑ لوگ۔ اس لیے کہ یہ علاج ان بدوی لوگوں کے لیے سب سے زیادہ مفید ہے کیوں کہ عموماً یہ بیماری خشکی کی بنا پر پیدا ہوتی ہے، اور کبھی اس کا سبب گاڑھا لیس دار مادہ ہوتا ہے جس کا علاج اسہال ہے۔ اور ران کے گوشت میں دو خاصیتیں مادہ کو پکانا اور اسے نکالنا پائی جاتی ہیں اور اس مرض میں ان دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ اور جنگلی بکرے کا تعین اس وجہ سے ہے کہ اس میں فضولات (زوائد) کی کمی اور مقدار کا اختصار اور جوہر کی لطافت موجود ہے۔ اس لیے کہ یہ بکریاں جو چیزیں چرتی ہیں ان میں گرم قسم کی جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں اور یہ نباتات جب کسی

---

[1] ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۶۳ فی الطب میں باب دواء عرق النساء کے تحت اسے ذکر کیا ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں اور بوصیری نے زوائد ۱/۲۱۶ میں لکھا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

جانور کو بطورِ غذا دی جائیں گی تو ان کے گوشت میں بھی وہ لطیف اجزاء پیدا ہوں گے جن کو غذا کے ساتھ شامل رکھا گیا ہے بلکہ معدہ میں حل ہونے اور جسم کی غذا بن جانے کے بعد اس میں اور بھی زیادہ لطافت پیدا ہو جائے گی بالخصوص سرین (پٹھ) کے گوشت میں ان نباتات کا اثر گوشت سے زیادہ قوی انداز میں بلکہ ان کے دودھ میں بھی یہی اثر دیکھا جاتا ہے۔ مگر سرین (پٹھ) کے گوشت میں پکانے اور نکالنے کی جو خصوصیت پائی جاتی ہے وہ دودھ میں نہیں دیکھی جاتی۔ [1] [طب نبوی، ص:۱۰۱ تا ۱۰۳]

---

[1] ڈاکٹر عادل ازہری نے لکھا ہے کہ عرق النساء کا مرض نر و مادہ کو یکساں ہوتا ہے۔ اس میں عورت مرد کی کوئی تخصیص نہیں مگر اس کی تکلیف شدت میں غیر معمولی ہوتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے زیریں حصے سے یہ بیماری شروع ہوتی ہے پھر درد سرین کی جانب بڑھتا ہے پھر ران کا پچھلا حصہ متاثر ہوتا ہے، کبھی اچانک ٹخنوں تک اس کا اثر ہو جاتا ہے، آخر میں مہروں کے درمیان پائی جانے والی نرم ہڈیوں کا جڑاؤ ختم ہو جاتا ہے، یا پٹھوں میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو دو ہفتہ بستر پر مکمل آرام دیا جائے اور درد شکن اور درد ربا دوائیں دی جائیں۔ اسپرین وغیرہ یا داغ سے افاقہ ہو جاتا ہے اور مریض کو سکون ملتا ہے۔

پانی

صحیح بخاری و مسلم میں امام نافع رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بخار یا تیزی بخار جہنم کی لپٹ ہے، اسے سرد کردو پانی کے ذریعہ چھینٹے، وضو، غسل کسی بھی طریقے سے۔''

رسول اللہ ﷺ نے پانی بیٹھ کر پینے اور تین سانسوں میں پینے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ یہ خوشگوار، رگوں کو سیراب کرنے والا اور زود ہضم ہوتا ہے۔[صحیح مسلم: ۲۰۲۸، ابنِ حبان: ۵۳۳۰، احمد: ۳/۱۱۸، ۳/۱۱۹، ۳/۱۸۵، ترمذی: ۱۸۸۴]

خواص:

یہ زندگی کا مادہ اور مشروبات کا سردار ہے، عناصر اربعہ میں سے ایک بلکہ اس کا اصل رکن ہے۔ اس لیے کہ آسمان اس کے بخار سے پیدا کیے گئے ہیں اور زمین کی تخلیق اس کی جھاگ سے عمل میں آئی اور جاندار چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے پانی ہی سے بنایا ہے۔

پانی کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ غذا کا کام کرتا ہے یا صرف غذا کے نفوذ کا ذریعہ ہے؟ پانی سرد تر ہوتا ہے حرارت کو ختم کرتا ہے بدن کی رطوبات کا محافظ ہے۔ اور جو رطوبات تحلیل ہو جاتی ہیں ان کی تلافی کرتا ہے، غذا کو لطیف بناتا ہے اور اس کو بدن کی رگوں میں پہنچاتا ہے۔

پانی کی خوبی دس طریقوں سے معلوم کی جاتی ہے:

① ......رنگ دیکھ کر خوبی معلوم کی جاتی ہے کہ وہ صاف ستھرا ہے۔

② ......بو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی دوسری بو نہیں ہونی چاہیے۔

③......ذائقہ سے معلوم پڑتا ہے کہ وہ شیریں اور لذیذ ہو جیسے نیل اور فرات کا پانی ہوتا ہے۔

④......اس کے وزن سے جان لیا جاتا ہے کہ وہ ہلکا ہو اور اس کا قوام لطیف ہو۔

⑤......اس کی خوبی اس کی گزرگاہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اس کا راستہ اور گزرگاہ عمدہ ہے۔

⑥......منبع سے کہ اس کے پانی نکلنے کی جگہ دور ہے۔

⑦......دھوپ اور ہوا کے اس پر گزرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین دوز نہ ہو کہ جہاں دھوپ اور ہوا کا گزر نہ ہو سکے۔

⑧......اس کی حرکت سے کہ وہ تیزی کے ساتھ بہتا ہے۔

⑨......اس کی کثرت سے معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ اتنا زیادہ ہو کہ جو فضلات اس سے ملے ہوئے ہوں ان کو دور کر سکے۔

⑩......اس کے بہاؤ کے رخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شمال سے جنوب کی طرف یا مغرب سے مشرق کی جانب جاری ہو۔

اگر ان خوبیوں کو دیکھا جائے تو یہ پورے طور پر صرف چار ہی دریاؤں میں پائی جاتی ہیں، دریائے نیل، دریائے فرات، سیحون اور جیحون۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سیحون، جیحون، نیل اور فرات سب جنت کے دریاؤں میں سے ہیں۔'' [1]

پانی کے ہلکے ہونے کا اندازہ تین طریقے سے کیا جاتا ہے

①......پانی سردی اور گرمی سے بہت متاثر ہو اور ان کو بہت جلد قبول کر لے، چناں چہ بقراط حکیم کا بیان ہے کہ جو پانی جلد گرم اور جلد ٹھنڈا ہو جائے وہی سب سے ہلکا ہوتا ہے۔

---

[1] امام مسلم نے ۲۸۳۹ میں ''كتاب الجنة وصفة نعيمها'' کے باب ''ما في الدنيا من انهار الجنة'' کے تحت ذکر کیا ہے۔

②......میزان سے اس کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

③......دو مختلف قسم کے پانیوں میں دو ہم وزن روئی کے پھائے بھگوئے جائیں، پھر ان کو پورے طور پر خشک کر کے وزن کیا جائے تو جو سب سے ہلکا ہوگا اس کا پانی بھی اسی طرح ہلکا ہوگا۔

پانی اگر چہ حقیقتاً سرد تر ہے، مگر اس کی قوت کسی ایسے عارضی سبب سے متغیر و منتقل ہوتی رہتی ہے جو اس کے تغیر کا موجب بنتا ہے۔ اس لیے کہ جس پانی کا شمالی حصہ کھلا ہو اور دوسرا حصہ چھپا ہوا ہو وہ ٹھنڈا ہوتا ہے، اور اس میں معمولی خشکی ہوتی ہے جو شمالی ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح دوسری سمتوں کے پانی کا حکم ہے۔

کان سے نکلنے والا پانی

یہ پانی اس کان کی طبیعت کے مطابق ہوگا اور اسے پینے سے اسی انداز کا اثر بدن پر نمایاں ہوگا، شیریں پانی مریضوں اور تندرست لوگوں کے لیے مفید ہے۔ ٹھنڈا اور شیریں پانی زیادہ مفید اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس کو نہار منہ، جماع کرنے اور تازہ پھل کھانے کے بعد پینا مناسب نہیں۔

البتہ اگر پانی کی چسکی لے تو یہ کبھی بھی نقصان نہیں کرے گا بلکہ معدہ کو تقویت بخشے گا، شہوت کو ابھارے گا اور تشنگی ختم کرے گا۔

نیم گرم پانی

نیم گرم پانی اپھارہ پیدا کرتا ہے اور مذکورہ فوائد کے برخلاف اثرات دکھلاتا ہے۔ باسی نیم گرم پانی تازہ سے عمدہ ہوتا ہے۔ اور آب سرد کا اندرونی طور پر استعمال اس کے خارجی طور پر استعمال کرنے کے مقابل زیادہ نافع ہے، اور گرم اس کے برعکس ہوتا ہے۔ ٹھنڈا پانی خرابی خون میں زیادہ نافع ہے۔ اسی طرح بخارات کو سر کی طرف جانے سے روکتا ہے اور

خون کی خرابی سے بچاتا ہے، یہ گرم مزاج، گرم مقام و موسم اور جوان عمر لوگوں کے لیے موزوں ہوتا ہے اور نضج اور تحلیل ❶ کی ضرورت میں بہرصورت نقصان دہ ہوتا ہے جیسے زکام، ورم وغیرہ اور بہت زیادہ ٹھنڈا پانی دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ایسے پانی کا بکثرت استعمال خون کو پھاڑتا ہے اور نزلے کو حرکت دیتا ہے۔

ٹھنڈا پانی

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: بخار جہنم کے جوش سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

[صحیح بخاری، ح:۵۷۲۳]

بخار میں مبتلا کوئی عورت جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر کے پاس لائی جاتی تو وہ اس کے سینے پر پانی چھڑکتیں اور فرماتیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں (بخار کو) پانی سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیتے تھے۔ [صحیح بخاری، ح:۵۷۲۴]

بہت زیادہ ٹھنڈا یا گرم پانی

دونوں اعصاب اور اکثر اعضاء جسمانی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لیے کہ ان میں سے ایک محلل (تحلیل کرنے والا) ہے اور دوسرا مادہ کو گاڑھا کرتا ہے، گرم پانی سے اخلاط ردیہ ❷ کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نضج و تحلیل کا کام کرتا ہے۔ رطوبات ردیہ (زائد مادوں) کو نکال پھینکتا ہے۔ بدن کو شاداب بناتا ہے اور اس میں گرمی پیدا کرتا ہے اس کے پینے سے ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ غذا کے ساتھ استعمال کرنے سے یہ معدہ کی بالائی سطح پر تیرتا رہتا ہے اور اسے ڈھیلا کرتا ہے، تشنگی دور کرنے میں بھی زیادہ عمدہ نہیں ہے۔ بدن کو لاغر بنانے کے لیے گرم پانی مناسب ہے۔ جب کہ خارجی طور پر اس کا استعمال بہت زیادہ مفید ہے۔

---

❶ نضج کا معنی مادہ کو پکانا اور گلانا اور تحلیل کا معنی ہے اسے جسم میں حل کر دینا۔

❷ قدیم اطباء کے نزدیک خون، بلغم، صفراء اور سوداء کو اخلاط الجسد کہتے ہیں۔

آفات کی تمازت سے گرم شدہ پانی کے بارے میں کوئی حدیث یا اثر صحیح طور پر ثابت نہیں ہے۔ اور نہ قدیم اطباء میں سے اس کو کسی نے خراب سمجھا، اور نہ اس کو معیوب قرار دیا۔ ہے، امراض ردیہ کا نقیب ہے۔ اکثر امراض میں مضر ہے البتہ بوڑھوں کے لیے موزوں ہے۔ اسی طرح مرگی، سردی کی وجہ سے سردرد کے مریضوں اور آشوب چشم کے بیماروں کے بہت زیادہ مفید ہے۔ گرم پانی گردے کی چربی کو پگھلا دیتا ہے۔

الغرض! پانی میں بے شمار خوبیاں ہیں اس سے زندگی ہے بلکہ یہ زندگی ہے۔ کائنات کا اہم ترین رکن ہے، انسانی، حیوانی، نباتی زندگی اسی سے ہے، سردتر لیکن حرارت کو جلد قبول کرنے والا ہے، بدن کی رطوبت کو محفوظ رکھتا ہے۔ غذا کو حل کرتا ہے اور رگوں میں نفوذ پذیر ہوتا ہے۔ مختلف زمان ومکان کے اعتبار سے اس کے فوائد وخواص بدلتے رہتے ہیں، قرآن میں بارش کے پانی کو مبارک پانی کہا گیا ہے، بعض دریاؤں کے پانی جنت سے قرار دیئے گئے۔ نہروں، دریاؤں، سمندروں، کنوؤں، چشموں، بارش، اولوں، برف وغیرہ کے پانیوں کے خواص الگ الگ خاصیت کے بھی حامل ہوتے ہیں۔ [زاد المعاد، ج:۴، ص:۳۸۸ تا ۳۹۴]

امام بخاری نے ایک باب یوں بیان کیا ہے کہ "بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے۔"

نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو یوں دعا کرتے: "اے اللہ! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے۔"

حرارت کی بنا پر دوزخ کو بھاپ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وصدق رسول اللہ ﷺ "بخار پر صبر کرنا ہی ثواب ہے" اور تندرستی میں کی گئی دعا اتنی ہی زیادہ پر اثر ہے۔ آنحضرت بکثرت دعا فرمایا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔"

"اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

ایک روایت میں ہے (بخار کو) زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ مراد وہ بخار ہے جو صفراء کے جوش سے ہو اس میں ٹھنڈے پانی سے نہانا یا ہاتھ پاؤں کا دھونا بھی مفید ہے۔ آج کی ڈاکٹری نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ شدید بخار میں برف کا استعمال بھی اسی قبیل سے ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

مروّجہ ڈاکٹری کا ایک شعبۂ علاج پانی سے بھی ہے۔ جو کافی ترقی پذیر ہے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے جمیع علوم نافعہ کا خزانہ بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ چناں چہ فن طبابت میں آپ کے پیش کردہ اصول اس قدر جامع ہیں کہ کوئی بھی عقل مندان کی تردید نہیں کرسکتا۔ [صحیح بخاری، از علامہ داؤد راز، ص:۳۰۰ ج:۷]

بخار کے علاج کے متعلق ہدایات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صحیح بخاری و مسلم میں امام نافع رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بخار یا تیزی بخار جہنم کی لپٹ ہے، اسے سرد کردو پانی کے ذریعہ چھینٹے، وضو، غسل کسی بھی طریقے سے۔''[1]

---

[1] بخاری نے ۱۴۶/۱۰ کتاب الطب میں جہاں باب قائم کیا ہے ''بخار جہنم کی لپٹ ہے'' وہاں اسے ذکر کیا ہے اور مسلم نے حدیث نمبر ۲۲۰۹ فی السلام بذیل باب ہر بیماری کے لیے دوا ہے میں ذکر کیا ہے، بعض طبیبوں کا کہنا ہے کہ بخار کی ہر صورت میں جب حرارت بہت بڑھ جائے تو پانی سے دو طرح کا علاج کرتے ہیں۔ پہلا طریقہ برف سے یا پانی سے خارجی طور پر سینک کرنا تاکہ درجہ حرارت نیچے آجائے، دوسرا طریقہ علاج یہ ہے کہ منہ سے پانی بار بار پلایا جائے کہ اس سے تمام اعضاء جسمانی کو بالخصوص گردوں کو اپنے اپنے کام پر لگایا جائے کہ وہ جسم کی توانائی کے لئے کچھ نہ کچھ کریں۔

بخار سے بدن کو بڑا نفع بھی پہنچتا ہے جو کسی دوا سے نہیں ہوتا، عموماً اس قسم کا نفع بخش بخار ایک دن کا بخار ہوتا ہے۔ ان بخاروں سے ایسے سدے کھل جاتے ہیں جو انتڑیوں میں دواؤں کے ذریعہ نہیں کھلتے، غرض جہاں بخار قابل تشویش ہے وہاں نافع بھی ہے۔ آشوب چشم نیا ہو یا پرانا، ان بخاروں سے ایسا غائب ہوتا ہے کہ عقل قاصر رہتی ہے کہیہ کیسے ہوا؟ اسی طرح بخار، فالج، لقوہ اور تشنج امتلائی (جس بیماری میں عضلات میں کھنچاؤ آ جائے) سے بھی نجات کا سبب ہوتا ہے۔

بخار کے علاج کے سلسلے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت مرفوعہ ابونعیم رحمہ اللہ نے بیان کی ہے کہ:

''جب تم میں سے کوئی بخار زدہ ہو تو مبتلائے بخار پر ٹھنڈے پانی کی چھینٹ دی جائے تین دن تک صبح کے وقت سویرے سویرے۔'' ❶

دوسری جگہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے:

''بخار جہنم کی بھٹیوں میں سے ایک بھٹی ہے اسے دور کر دو ٹھنڈے پانی سے۔'' ❷

[طب نبوی، ص: ۴۳ تا ۴۹]

---

❶ حاکم نے مستدرک ۴/۲۰۰ میں ذکر کیا ہے اس کی تصحیح اور موافقت ذہبی نے کی ہے اور بالکل ایسے ہی جیسے کہ ان دونوں نے تصحیح کی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس کی سند قوی ہے، اور ضیاء المقدسی نے مختارہ میں ذکر کیا ہے اور ہیثمی نے مجمع ۵/۹۴ میں طبرانی کی طرف اس کو منسوب کیا ہے۔ اور کہا کہ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

❷ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۷۵ کے تحت بیان کیا ہے اور اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے، اور بوصیری نے اپنی زوائد میں اس کی اسناد کو صحیح اور رجال کو ثقات لکھا ہے۔

باسی پانی

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں اسی رات کا باسی پانی کسی مشکیزے میں رکھا ہوا ہو (تو ہمیں پلاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کے پانی پی لیں گے، وہ صحابی اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! میرے یہاں رات کا باسی پانی موجود ہے۔ آپ ﷺ چھپر تلے تشریف لے چلیں۔ چناں چہ انہوں نے ان دونوں مہمانوں کو ساتھ لیا اور ایک پیالہ میں پانی لیا اور اپنی ایک بکری کا دودھ اس میں نکالا، جسے آپ ﷺ نے پیا اور آپ کے ساتھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیا۔ [صحیح بخاری، ح: ۵۶۱۳]

برف اور اولوں کا پانی

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی ﷺ سے روایت مذکور ہے کہ آپ ﷺ نماز کے استفتاح میں یہ دعا فرماتے تھے:

"اے اللہ! مجھے گناہوں سے برف اور اولے کے پانی کے ذریعہ دھودے۔"

برف میں ایک دخانی (دھویں جیسی) کیفیت و مادہ موجود ہے اور اس کا پانی بھی اسی کیفیت کا ہوتا ہے۔ برف کے پانی سے گناہوں کو دھونے کی درخواست کرنے میں ایک حکمت مضمر ہے اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے کہ اس سے دل میں ٹھنڈک، مضبوطی اور تقویت تینوں چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی سے دلوں اور جسموں کے علاج بالغہ کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے اور بخوبی یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ بیماریوں کا علاج اس کے اضداد (مخالف مزاج) سے کس طرح کرنا چاہیے۔

اولے کا پانی برف کے مقابل زیادہ لذیذ اور لطیف ہوتا ہے، لیکن بستہ اور منجمد پانی تو

وہ جیسا ہوگا اسی حساب سے اس کی خوبیاں ہوں گی اور برف جن پہاڑوں یا زمینوں پر گرتی ہے ان کی کیفیت سے ان میں اچھائی اور خرابی پیدا ہوتی ہے۔حمام و جماع اور ورزش اور گرم کھانا کھانے کے بعد برف کا پانی پینے سے سختی سے پرہیز کرنا چاہئے۔اسی طرح کھانسی کے مریضوں، سینے کے درد سے متاثر اور ضعف جگر کے مریضوں اور سرد مزاج کے لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

کنویں اور نالیوں کا پانی

کنویں کا پانی بہت کم لطیف ہوتا ہے اور زمین دوز نالوں کا پانی ثقیل ہوتا ہے۔اس لیے کہ کنویں کا پانی گھرا ہوا ہوتا ہے جس میں تعفن کا امکان ہوتا ہے اور نالوں کے پانی پر ہوا کا گزر نہیں ہوتا اس کو نکال کر فوراً نہیں پینا چاہیے۔ بلکہ تھوڑی دیر رکھ دیا جائے تا کہ ہوا اپنا کام کر جائے اور اگر ایک رات گزرنے کے بعد اس کو استعمال کریں تو اور بہتر ہے۔اور جس پانی کا گزر سخت زمین سے ہو یا غیر مستعمل کنویں کا پانی ہو وہ سب سے خراب ہوتا ہے بالخصوص جب اس کی مٹی بھی خراب ہو تو اور بھی زیادہ خراب اور دیر سے ہضم ہوتا ہے۔

تربوز

تربوز کو عربی میں بطیخ کہتے ہیں۔ تربوز عرب میں بھی ہوتا تھا۔ ہمارے یہاں پاک و ہند میں یہ عام پایا جاتا ہے گرمیوں کا یہ ایک مفید پھل ہے، جس میں میٹھا میٹھا رس گرمی دور کرتا اور پیاس بجھاتا ہے۔

اس کے بیجوں کو پیس کر ان میں پانی اور میٹھا ملا کر طاقت مہیا کرنے والا اور پیاس دور کرنے والا مشروب بنایا جاتا ہے۔ تربوز کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے، اس لیے یہ مثانے کو بھی کسی حد تک صاف کرتا ہے۔ البتہ یہ بادی ہوتا ہے۔ کاٹ کر تازہ تازہ کھالیں تو بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کھجور اور تربوز ملا کر کھاتے اور فرماتے:

"نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا، وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا"۔

"اس کی ٹھنڈک (تربوز کی) اس (کھجور) کی گرمی کو زائل کر دیتی ہے اور اس (کھجور) کی گرمی اس (تربوز) کی ٹھنڈک کو مار دیتی ہے"۔

[ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ: ۳۸۳۶، ابنِ حبان: ۵۲۴۶، ترمذی: ۱۸۴۳۔

(ماخوذ از "وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے" ام عبدمنیب)

جَو اور چقندر

جَو کو عربی میں سَوِیق کہتے ہیں جَو کو پیسنا یا کوٹنا گندم کی نسبت مشکل ہوتا ہے اسے چبانا بھی مشکل ہوتا ہے۔اہلِ عرب کی اس دور میں عمومی غذا تھی، اسے عام لوگ پانی میں بھگو کر کھاتے، جو کو پیسنے کے بعد بھی اس کا چھلکا آٹے میں موجود رہتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چھلنی کم استعمال کی جاتی تھی۔ابو خازم نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا! کیا رسول اللہ ﷺ نے گندم کے میدے کی روٹی کھائی ہے؟انہوں نے جواب دیا نہیں، دیکھی تک نہیں۔ابو حازم نے پوچھا، کیا اس وقت چھلنیاں ہوتی تھیں؟ جواب ملا نہیں، انہوں نے پھر پوچھا، اَن چھنے جو کی روٹی کیسے کھاتے تھے؟سہل بن سعد نے کہا: آٹے کو پھونک مارتے جو (چھلکے) اڑ جاتے سو اڑ جاتے، باقی جیسا کیسا ہوتا بھگو کر استعمال میں لے آتے۔[صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ:۵۴۱۳]

میدے اور چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے حیاتین ضائع ہو جاتے ہیں جب کہ موٹا اور اَن چھنا آٹا صحت کے لیے مفید ہوتا ہے، ایک مغربی ڈاکٹر ہیڈ لے پچیس سال تک ایک ایسے مقام پر رہا جہاں اَن چھنے آٹے کی روٹی کھائی جاتی تھی، اس نے مشاہدہ کیا کہ یہاں کے باشندوں کو زخمِ معدہ، آنتوں کا زخم، قولنج، پِتہ کی پتھری اور سرسام جیسے مرض لاحق نہیں ہوتے۔

دورِ حاضر میں ڈاکٹر اور حکیم معدے، آنتیں، قولنج اور پتھری والے مریضوں کو یہ تاکید کرتے ہیں کہ وہ موٹے آٹے اور اَن چھنے آٹے کی روٹی کھائیں۔

آٹا چھاننا بجائے خود ایک تکلف ہے جس کے لیے چھلنی بھی درکار ہوتی ہے نیز ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ہر جزء سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نیز آٹا چھان کر بھوسہ الگ کردینا غرور کی علامت اور نازک مزاج امراء کا طریقہ ہے۔ مزاج میں سادگی پیدا کرنے کے لیے اَن چھنا آٹا ہی بہتر ہے۔

ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے کھانے سے انکار کردیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری، كتاب الاطعمة، ح: ٥٤١٤)

اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور دنیا کی چیزوں سے پیٹ یا گھر بھرنے کی رغبت نہیں تھی، ضرورت کے وقت ان کا استعمال کر لیتے۔

اسی طرح چقندر کو عربی میں سلق کہتے ہیں۔ یہ شلجم اور مولی کی طرح جڑ ہے جو سبزی کے طور پر کھائی جاتی ہے، اس کا ذائقہ مولی کے ذائقے سے مشابہ، ساخت شلجم کے مشابہ اور رنگ گہرا جامن آتشی عنابی ہوتا ہے۔ اسے کاٹ کر کچا بھی کھایا جاتا ہے اور پکا کر بھی۔ اس میں فولاد (کیلشیم) وافر مقدار میں ہوتا ہے۔ اس میں خون پیدا کرنے والے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ یہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ آیئے دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں چقندر کے شامل ہونے کا ذکر کس حوالے سے آیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ چقندر مدینہ منورہ کی عمومی پیداوار تھی۔ چنانچہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں پکایا کرتی تھی وہ اس پر جَو کا آٹا چھڑک دیتی، نہایت لذیذ ہوتا تھا۔ ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آتے تو راستے میں اس کے ہاں یہ کھانا کھانے کے لیے رک جاتے۔ [صحیح بخاری: ۹۳۸] (ماخوذ از ''وہ خوش قسمت کھانے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائے'' ام عبدمنیب)

زم زم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زم زم جس مقصد (جس بیماری سے شفا) کے لیے بھی پیا جائے تو وہ اسی کے لیے ہے۔ [سنن ابن ماجہ، ح:۳۰۶۲]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''زم زم'' بطور کھانا بھی مفید ہے، وہ بتاتے ہیں، میں تیس دن رات مسجد حرام میں رہا، یہی میری غذا رہی حتی کہ میں موٹا ہو گیا۔
[صحیح مسلم، ح:۲۴۷۳]

خواص

یہ دنیا میں موجود مختلف پانیوں میں بلند مرتبہ اور مبارک ترین پانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام اس پانی کو اپنے ساتھ بھر کر لے جایا کرتے تھے۔ پیاس کے ساتھ ساتھ بھوک میں بھی منفعت بخش ہے۔ ضرب جبرئیل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی پیاس بجھانے کے لیے زمین سے نکالا اور قیامت تک جاری رہنے والا بنا دیا۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خود بہت سے تجربات اس پانی پر کیے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ لوگوں نے کئی روز تک صرف زم زم پر ہی گزر بسر کی اور اس کے سوا کوئی کھانا نہیں کھایا تو وہ ہمارے ساتھ ہی طواف کرتے اور بھوک محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ اس کی قوت سے حقوق زوجیت ادا کرنے پر بھی قادر رہے اور روزے بھی ان کو کمزور نہ کر سکے۔

[زاد المعاد، ج:۴، ص:۳۹۲ تا ۳۹۳]

آب زم زم تمام پانیوں کا سردار، سب سے اعلیٰ، سب سے بہتر اور قابل احترام ہے۔ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ، سب سے زیادہ بیش بہا اور سب سے نفیس پانی

ہے، یہ جبرئیل علیہ السلام کے پیر مارنے سے پیدا ہوا اور یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کا ذریعہ بنا۔

صحیح بخاری میں مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ جو کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان چالیس دن تک رہے اور ان کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ (آب زمزم) مزیدار کھانا ہے اور امام مسلم کے علاوہ دوسروں نے اپنی سند سے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ یہ پانی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

[طب نبوی، ص: ۱۰۵]

پیلو

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کالے پیلو استعمال کیا کرو (صحت کے لیے اچھے ہیں۔) [صحیح مسلم، ح:۲۰۵۰]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مقام مر الظہران پر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیلو توڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پیلو وہ توڑنا ہے جو خوب کالا ہو کیوں کہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔''

[صحیح بخاری، ح:۵۴۵۳]

خواص

یہ تیس چالیس فٹ اونچا درخت ہوتا ہے۔ اس کا تنا خم دار، شاخیں پھیلی اور جھکی ہوئی ہوتی ہیں، اسے عربی میں اراک اور کباث بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا پھل کالا سیاہ اور گہرے سرخ رنگ کا جسامت میں گول ہوتا ہے جو خشک کر کے محفوظ بھی کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں دست بند کرنے، ورم دور کرنے اور کوڑھ کے مرض سے شفا کے اثرات رکھے ہیں۔

درخت پیلو کے پھل زیادہ تر حجاز کے علاقے میں پائے جاتے ہیں، اس کا مزاج گرم خشک ہے، اس کے فوائد بہت ہیں، معدہ کے لیے مقوی ہے، ہاضمہ درست کرتا ہے، بلغم کو خارج کرتا ہے، پشت کے درد کو دور کرتا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سی بیماریوں میں نافع ہے۔ اس کو اگر پیس کر پیا جائے تو پیشاب لاتا ہے، مثانہ صاف کرتا ہے، معدہ کو مضبوط اور پاخانہ کو سخت کرتا ہے۔ [طب نبوی از ابن القیم، ص:۴۶۹]

تلبینہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کسی کے ہاں مرگ ہو جاتی تو تلبینہ کی ہنڈیا چڑھا دی جاتی، پھر ثرید بنایا جاتا۔ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور افسردگی کو کم کرتا ہے۔

[صحیح بخاری، ح:۵٦٨٩]

خواص

تلبینہ میٹھا دلیہ جو رواً، گھی اور میٹھا ملا کر پکایا جائے اسے حریرہ بھی کہتے ہیں۔ دودھ اور جو کے دلیے وغیرہ کا بالکل پتلا پکایا ہوا قوام ہے جس کے بہت سے فوائد حدیث میں مذکور ہیں۔ یہ غذا کے طور پر بالکل ہلکا ہوتا ہے، اس میں ثقل نہیں پایا جاتا، بیماروں اور رنجیدہ لوگوں کے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔ زود اثر اور حرارت غریزی پیدا کرتا ہے۔ نرم غذا ہونے کے ناطے زود ہضم اور معدہ پر ہلکا ہوتا ہے۔ [زاد المعاد، ج:۴، ص:۱۲۰، ۱۲۱]

چٹائی کی راکھ

(زخم سے خون بند کرنے کا چٹکلہ)

غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کو زخم آ گیا۔ خون نہیں رک رہا تھا تو ایسے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چٹائی جلا کر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم پر لگائی جس سے خون رک گیا۔

[صحیح بخاری، ح:۵۷۲۲]

خواص

یہ نرکل کی قسم کا پانی میں پایا جانے والا ایک پودا ہے، جس سے آج کل مساجد کی صفیں وغیرہ بناتے ہیں اس میں چوسنے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی راکھ میں امساک پایا جاتا ہے۔ خون روکنے کے لیے مفید ہے۔ اس راکھ کو اگر سرکے میں حل کر کے نکسیر کے مریض کے ناک میں ڈال دیں تو خون رک جائے گا۔ [زادالمعاد، ج:۴، ص:۴۹]

چرائتہ

ابن سنی نے اپنی کتاب میں بعض ازواج مطہرات سے یہ روایت نقل کی ہے:

''انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے اس وقت میری انگلی میں دانہ نکلا ہوا تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس چرائتہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لگاؤ اور کہو: اے بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے اللہ! مجھے جو چیز پیش آئی ہے اسے چھوٹا کر دے۔''

چرائتہ ایک ہندوستانی دوا ہے جو جڑ سے حاصل ہوتی ہے، اس کا مزاج گرم خشک ہے، معدہ وجگر کے ورم اور استسقاء کے لیے نافع ہے۔ اور اس کی خوشبو کی وجہ سے دل کو تقویت پہنچتی ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت اپنے ہاتھ سے چرائتہ کی خوشبو لگائی۔''

چھوٹا سا معمولی پھوڑا پھنسی جو جسم میں دافع طبیعت کے قوی ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں دافع کے زور سے پھنسی نکلنے والی ہوتی ہے وہاں کی جلد رقیق ہو جاتی ہے۔ اب نضج اور اخراج مادہ (اسے پکا کر نکالنے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ چرائتہ سے یہ عمل بڑی جلدی تکمیل پذیر ہوتا ہے، اس لیے کہ چرائتہ میں خوشبو کے ساتھ مادہ کو پکانے اور اسے نکالنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ جو اس مادہ میں موجود ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے صاحب ''قانون'' بوعلی سینا اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ آگ سے جلنے کے بعد جو چیز سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے وہ چرائتہ ہے جسے روغن گل اور سرکہ میں آمیز کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ [طب نبوی، ص: ۱۵۰، ۱۵۲]

دودھ

قرآن مجید میں سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے بڑا خوشگوار ہے۔'' [سورۃ النحل، آیت:٦٦]

اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ جب سفر معراج پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کو ایک پیالہ دودھ اور ایک پیالہ شراب پیش کی گئی لیکن آپ ﷺ نے دودھ کو پسند کیا اور شراب کے پیالہ کو ناپسند کیا، تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے (دودھ پسند کر کے) فطرت کو پسند فرمایا، اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

[صحیح بخاری، ح:۳۳۹۴]

صحیح بخاری ہی میں ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ [ح:۵۶۰۹]

اسی دودھ کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

''اس (جنت) میں بہت سی نہریں ایسے دودھ کی ہوں گی جن کا ذائقہ ذرا بھی نہ بدلے گا۔'' [سورۃ محمد:۱۵]

سنن میں مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کو اللہ کھانا کھلائے اسے کہنا چاہیے کہ اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اس میں بہتر رزق ہمیں دے اور جس کو اللہ دودھ پلائے اسے کہنا

چاہیے کہ اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور اس کو زیادہ کر اس لیے کہ میں دودھ کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہیں جانتا جو کھانے پینے کے لیے کافی ہوتی ہے۔"

دودھ اگر چہ دیکھنے میں بسیط معلوم ہوتا ہے مگر درحقیقت تین جوہروں سے طبعی طور پر مرکب ہے۔ پنیر گھی اور پانی۔

پنیر بارد مرطوب ہوتا ہے، بدن کو غذائیت بخشتا ہے۔

گھی حرارت و رطوبت میں معتدل ہے۔ تندرست انسانی جسم کے لیے موزوں ہے۔ اس کے فوائد بے شمار ہیں۔

پانی، گرم اور تر ہوتا ہے۔ اسہال لاتا ہے بدن کو تازگی بخشتا ہے۔

دودھ مجموعی طور پر اعتدال سے بھی زیادہ سرد اور تر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ دودھ دوہتے وقت اس کی حرارت و رطوبت بڑھی ہوتی ہے۔ بعض نے اس کو برودت (ٹھنڈک) و رطوبت میں معتدل قرار دیا ہے۔

بہترین دودھ تھن سے نکالا ہوا تازہ ہوتا ہے جیسے جیسے وقت گزرتا ہے اس میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ تھن سے دودھ نکالنے کے وقت اس میں برودت کمتر ہوتی ہے، اور رطوبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ترش دودھ اس کے برخلاف ہوتا ہے۔ پیدائش کے چالیس دن کے بعد والا دودھ سب سے عمدہ ہوتا ہے جس دودھ میں بہت زیادہ سفیدہ ہو تو وہ بہت خوب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی خوشگوار ہوتی ہے اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس میں معمولی شیرینی پائی جاتی ہے اور معتدل چکنائی ہوتی ہے۔ رقت و غلظت (پتلے اور گاڑھے ہونے) میں بھی معتدل ہوتا ہے بشرطیکہ تندرست جوان جانور سے لیا گیا ہو جس کا گوشت معتدل ہو، اور اس کا چارہ اور پانی بھی معتدل ہو۔

دودھ عمدہ خون پیدا کرتا ہے خشک بدن کو شاداب بناتا ہے بہترین غذائیت مہیا کرتا

ہے وسواس ورنج وغم اور سوداوی بیماریوں کے لیے بہت زیادہ نفع بخش ہے۔ اور اگر اس میں شہد ملا کر پیا جائے تو اندرونی زخموں کو متعفن (بدبودار وغیرہ) اخلاط سے بچاتا ہے شکر کے ساتھ اس کے پینے سے رنگ نکھرتا ہے۔ تازہ دودھ جماع کے ضرر کی تلافی کرتا ہے، سینے اور پھیپھڑے کے لیے موافق ہوتا ہے، سبل (آنکھ کی ایک بیماری جس میں آنکھ پر پردہ پڑ جاتا ہے، موتیا) کے مریضوں کے لیے عمدہ غذا ہے۔ البتہ سر، معدہ، جگر اور طحال (تلی) کے لیے ضرر رساں ہے۔ اس کا زیادہ استعمال دانتوں اور مسوڑھوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ اسی لیے دودھ پینے کے بعد کلی کرنا چاہیے۔ چناں چہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر پانی طلب فرمایا اور کلی کی پھر فرمایا کہ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔

بخار زدہ لوگوں کے لیے مضر ہے اسی طرح سر درد والوں کو بھی نقصان دیتا ہے دماغ اور کمزور سر کے لیے تکلیف دہ ہے اس کے ہمیشہ استعمال کرنے سے کور چشمی (اندھا پن) اور شب کوری (رات کو دکھائی نہ دینا) پیدا ہوتی ہے، جوڑوں میں درد اور جگر کے سدے پیدا ہوتے ہیں۔ معدہ اور احشاء (انتڑیوں) میں اپھارہ ہوتا ہے شہد اور سونٹھ کے مربہ سے اس کی اصلاح کی جاتی ہے یہ تمام بیماریاں اس کو لاحق ہوتی ہیں جو اس کا عادی نہ ہو۔

بھیڑ کا دودھ

سب سے گاڑھا اور مرطوب ہوتا ہے اس میں ایسی چکنائی اور بو ہوتی ہے جو بکری اور گائے کے دودھ میں نہیں ہوتی، یہ فضولات بلغمی پیدا کرتا ہے اس کو ہمیشہ استعمال کرنے سے جلد میں سفیدی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اس میں پانی ملا کر پینا چاہیے تاکہ جسم کو اس کا کمتر حصہ ملے، تشنگی کے لیے تسکین بخش ہے اس میں برودت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

بکری کا دودھ

لطیف معتدل ہوتا ہے، اور مسہل ہوتا ہے خشک بدن کو شاداب بناتا ہے حلق کے زخموں اور خشک کھانسی کے لیے بے حد مفید ہے اور نفث الدم (بلڈ پریشر) کو ختم کرتا ہے۔

دودھ عمومی طور پر جسم انسانی کے لیے نفع بخش مشروب ہے اس لیے کہ اس میں غذائیت اور خون کی افزائش ہوتی ہے۔ اور بچپن ہی سے انسان اس کا خوگر ہوتا ہے اور یہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ چناں چہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ:

''شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کے پاس شراب کا ایک پیالہ اور دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا آپ ﷺ نے دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کی رہنمائی فطرت کی جانب فرمائی اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

ترش دودھ دیر میں آنتوں کو چھوڑتا ہے خلط خام پیدا کرتا ہے اس کو گرم معدہ ہی ہضم کرتا ہے اور اسی کے لیے یہ مفید بھی ہے۔

گائے کا دودھ

بدن کو غذا دیتا ہے اور اس کو شاداب بناتا ہے۔ اعتدال کے ساتھ اسہال لاتا ہے۔ گائے کا دودھ سب سے معتدل ہوتا ہے اور اس میں رقت وغلظت اور چکنائی بکری اور بھیڑ کے دودھ کے مقابل عمدہ ہوتی ہے۔ سنن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے کہ تم لوگ گائے کا دودھ استعمال کرو اس لیے کہ یہ ہر درخت سے غذا حاصل کرتی ہے۔

[طب نبوی، ص:۴۹۲ تا ۴۹۵]

اونٹنی کا دودھ

مدینہ منورہ میں نو وارد عکل اور عرینہ قبیلوں کے بعض افراد کو جب مدینہ طیبہ کی ہوا ناموافق ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے اونٹنی کا دودھ اور پیشاب تجویز کیا۔

[صحیح بخاری، ح:۵۷۲۷]

اونٹنی کا دودھ قدرے نمکین ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ دوسرے تمام جانوروں کے دودھ سے

پتلا اور رقیق بھی ہوتا ہے، اس لیے یہ جگر کے درد میں بہت مفید ہے۔اس کی غذائیت بہت کم ہوتی ہے، اس لیے سدے کھولنے اور جلاب میں فائدہ بخش ہے۔اس طرح اونٹ کے پیشاب میں حرارت پائی جاتی ہے۔سہل ہونے کی وجہ سے پیٹ کی بیماریوں میں مفید ہے۔

[زاد المعاد، ج:۴،ص:۴۵ تا ۴۸]

اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ روایت فرمائی کہ:

''عرینہ اور عکل کے لوگوں کا ایک گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ان لوگوں نے مدینہ کی اقامت ناپسند کی اور اس ناپسندیدگی کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم زکوٰۃ میں آئے ہوئے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب استعمال کرتے تو مفید ہوتا۔انہوں نے ایسا ہی کیا۔جب یہ گروہ تندرست ہوگیا تو بجائے احسان مند ہونے کے انہوں نے چرواہوں پر جان بوجھ کر حملہ کیا اور انہیں قتل کر ڈالا، اور اونٹوں کو ہنکا لے گئے اور آمادہ پیکار ہوئے، اللہ و رسول سے بغاوت کی ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جستجو پر مہم روانہ فرمائی انہوں نے ان کو گرفتار کیا۔آپ نے ان کے ہاتھ، پیر کاٹ دینے اور آنکھوں میں سلائی ڈال کر آنکھ پھوڑ دینے کا حکم دیا، چناں چہ ان کے ساتھ یہ کیا گیا اور انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا اس اذیت کے ساتھ ان سب کی موت واقع ہوئی۔''

اس بیماری کے استسقاء ہونے کا اندازہ مسلم کی ایک روایت سے ہوتا ہے۔صحیح مسلم میں روایت ہے کہ انہوں نے شکایت میں یہ الفاظ کہے:

''ہم مدینہ میں اقامت گزیں ہوتے ہیں اس قیام کے نتیجہ میں ہمارے شکم بڑھ کر نکل آئے اور ہمارے اعضاء میں لرزش پیدا ہوگئی، پھر حدیث کا بالائی حصہ ذکر کیا۔''

استسقاء مرض مادی ہے جس کا سبب ایک ٹھنڈا مادہ ہے جو اعضاء کے خلل میں گھس جاتا ہے جس سے ان اعضاء میں بڑھوتری آجاتی ہے کبھی تمام اعضاء ظاہرہ میں یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے اطراف میں یہ مادہ باردہ غریبہ گھس جاتا ہے اور ان حصوں کی بڑھوتری کا سبب بن جاتا ہے۔

اس بیماری کے علاج میں جن دواؤں کی سخت ضرورت ہے وہ دوائیں ایسی ہونی چاہئیں جو اس مواد کو کھینچ کر ہلکے دستوں کے ذریعہ باہر کردیں، یہ دونوں خصوصیات اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس کے استعمال کا حکم فرمایا۔ اس لیے گابھن اونٹنی کے دودھ سے پاخانہ نرم ہوتا ہے جس نرم پاخانہ کے ساتھ گندا مواد خارج ہو جانے اور اس میں پیشاب لانے کی بھی خاصیت ہے، خواہ یہ پاخانہ و پیشاب کسی قدر زیادہ ہو خواہ کسی قدر کمتر ہو ان کے استعمال سے سدے کھل جاتے ہیں یعنی ہر قسم کے روک کھل جاتے ہیں۔ اس لیے عموماً اونٹ کئی قسم کی گھاس کھاتے ہیں جو مفید استسقاء ہیں۔ یہ بیماری جگر کی خرابی کے بغیر پیدا نہیں ہوتی۔ اگر جگر سے کلیۃً نہیں تو کم از کم کسی قدر شرکت تو ضروری ہوتی ہے اور عموماً سدہ جگر اس کا سبب ہوتا ہے اور عربی اونٹوں کا دودھ اس کے لیے اور سدوں کو کھولنے کے لیے بہت مفید ہے اور دوسرے ایسے منافع بھی اس سے مرتب ہوتے ہیں جو استسقاء کو کم یا ختم کر دیتے ہیں۔

رازی رحمہ اللہ نے کہا کہ اونٹنی کا دودھ جگر کے تمام دردوں کے لیے دوائے شافی ہے۔ اسی طرح مزاج جگر کے فساد کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ اسرائیلی نے کہا ہے کہ اونٹنی کا دودھ بہت زیادہ رقیق ہوتا ہے اس میں مائیت اور تیزی یعنی سرعت نفوذ غیر معمولی ہوتی ہے اور غذائیت کے اعتبار سے سب سے کمتر ہوتا ہے، اس وجہ سے تمام غذاؤں میں فضولات کی تلطیف (اختلاط) کے اعتبار سے سب سے زیادہ قوی ہے، اس کے کھانے سے دست آتے ہیں۔

ریشم

رسول اللہ ﷺ نے خارش دور کرنے کے لیے ریشم کا قمیض پہننے کی رخصت عنایت فرمائی۔ [صحیح بخاری، ح:۲۹۱۹]

شریعت اسلامیہ میں مردوں کے لیے ریشم کے استعمال کو ممنوع قرار دیا گیا ہے جب کہ خارش اور جوؤں کے دور کرنے میں آپ ﷺ نے اجازت دے رکھی ہے۔

خواص

چوں کہ ریشم ایک حیوان ہی سے بنتا ہے اس لیے یہ حیوانی ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔ تقویتِ قلب اور تقویتِ بصر کا سبب بنتا ہے، گرم خشک مزاج ہے۔ ریشم باریک ہو تو جسم کو حرارت اور موٹا ہو تو برودت فراہم کرتا ہے۔ چوں کہ خارش بھی خشکی گرمی سے ہوتی ہے، اس لیے اس میں مفید ہے کیوں کہ اس میں ملائمت پائی جاتی ہے۔

[زاد المعاد، ج:۴،ص:۷۸،۷۹]

صحیحین میں بروایت قتادہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث ہے:

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو خارش کی بنا پر ریشمی کپڑے پہننے کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔''

دوسری روایت میں یہ ہے کہ:

''عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم صحابیان رسول نے رسول اللہ ﷺ سے جوں پڑنے کی شکایت ایک جنگ کے موقع پر کی، آپ ﷺ نے ان دونوں کو

اجازت دے دی کہ ریشمی قمیص استعمال کریں اور اس کو میں نے ان کے جسم پر پہنے دیکھا بھی تھا۔ ❶

''ریشمی کپڑے اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا، اور عورتوں کے لیے حلال کیا گیا۔'' ❷

اور بخاری میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور دیباج کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں تمہارے لیے ہے۔'' ❸

---

❶ بخاری نے ۷/۳۶ الجہاد میں باب الحریر فی الحرب کے تحت ذکر کیا ہے اور مسلم نے فی اللباس ۲۰۷۶ حدیث باب ''اباحۃ لبس الحریر للرجل'' مرد کے لیے کپڑے کا استعمال جائز کے تحت بیان کیا ہے۔

❷ اس کو عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر ۱۹۹۳۰ کے تحت اور نسائی نے ۸/۱۶۱ فی الزینۃ جہاں باب تحریم الذہب علی الرجال سونا مردوں کے لیے حرام ہے قائم کیا ہے۔ اور ترمذی حدیث نمبر ۱۷۲۰ فی اللباس کے باب اوّل میں لائے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کے راوی متعدد صحابہ ہیں۔

❸ امام بخاری نے 'لباس میں مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے' باب کے تحت ذکر کیا ہے۔

زیتون اور اس کا تیل

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ارشاد فرمایا:

{ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ }

[النور:۳۵]

''روشن کیا جاتا ہے زیتون کے مبارک درخت (کے تیل) سے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی، قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے خواہ اسے آگ بھی نہ چھوئے۔''

ترمذی اور ابن ماجہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا، زیتون کا تیل پیو اور اس کی مالش کرو کیوں کہ یہ بڑے بابرکت درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

بیہقی اور ابن ماجہ میں بھی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زیتون کا تیل بطور سالن بھی استعمال کرو اور اسے سر پر بھی لگاؤ، کیوں کہ یہ بہت مبارک درخت سے لیا جاتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ روغن زیتون کو بطور سالن استعمال کرو اور اسے زخموں پر لگاؤ اس لیے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔ [سنن ابن ماجہ، ح:۳۳۱۹]

ایک حدیث میں ہے کہ روغنِ زیتون کو بطورِ سالن استعمال کرو اور اسے زخموں پر لگاؤ اس لیے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: ۳۳۱۹، مصنف عبدالرزاق: ۱۹۵۶۱/ اس حدیث کی سند جید ہے)

خواص

زیتون ایک درخت کا نام ہے جو ملک شام، فلسطین اور اردن کے علاقوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک درخت کی قسم بھی کھائی ہے، فرمایا:

{وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ}

''انجیر کی قسم اور زیتون کی اور طورِ سینین کی اور اس امن والے شہر کی قسم۔''

(التین:۳،۱)

زیتون کا پھل سبز کاٹھے بیر یا عناب کے برابر ہوتا ہے، اس کا اچار بھی ڈالا جاتا ہے اور سالن بھی پکا کر کھایا جاتا ہے، اس سے روغن بھی نکالا جاتا ہے جسے روغن زیتون کہتے ہیں۔ زیتون کا تیل گرم تر ہوتا ہے، جس نے اسے خشک بتایا ہے اس نے غلط کہا ہے، پکے ہوئے تازہ زیتون سے تیل اچھا اور بہترین نکلتا ہے جب کہ کچے زیتون کے پھل سے نکلنے والا تیل قدرے سرد خشک مزاج رکھتا ہے۔ سرخ زیتون کے تیل کا مزاج معتدل اور سیاہ زیتون کا گرم معتدل ہوتا ہے۔ اس کا تیل تریاق کا کام دیتا ہے، سدے کھولتا ہے اور پیٹ کے کیڑے نکال دیتا ہے۔ تیل جس قدر پرانا ہوگا اس کی حرارت اس قدر بڑھتی چلی جائے گی۔ تیل کی ہمہ اقسام ملین الجلد ہیں اور بالوں کی سفیدی کو روکتا ہے۔

زیتون کا نمکین پانی آگ سے جلے اور آبلوں میں بے حد مفید ہے اور مسوڑھوں کے ورم دور کرتا ہے اور اس کے پتے خسرہ، الرجی اور گندے زخموں کو صاف کرنے میں مفید ہیں۔ اس کے فوائد اس کے علاوہ بھی بہت ہیں۔ [زاد المعاد، ج:۴،ص:۱۶۷]

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیتون کھاتے رہا کرو اور اس کے تیل کی مالش بھی کرتے رہا کرو کیوں کہ یہ بابرکت درخت (کا پھل اور تیل) ہے۔ [مسند احمد، ۳/۴۹۷]

سر منڈانا

صحیح بخاری و مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"میرے سر میں تکلیف تھی لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر لے گئے، میرے سر میں اتنی جوویں تھیں کہ چہرے پر رینگتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقعی تم بڑی سختی اور اذیت میں ہو۔"

دوسری روایت میں ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر کے بال منڈانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ (اس کے عوض) چھ آدمیوں کی ایک جماعت کو کھانا کھلاتے یا ایک بکری ذبح کرے یا تین دن روزے سے رہے۔"

بدن میں یا سر میں جوؤں کے پیدا ہونے کے دو سبب ہیں اس کا سبب خارج بدن سے ہوتا ہے یا داخل بدن سے۔

خارج بدن سے ہونے والا سبب میل کچیل ہے جو تہہ بہ تہہ جسم کے اوپر جم جائے اور دوسرا جب وہ مادہ جس کو طبیعت جلد اور گوشت کے درمیان پھینکتی ہے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ کثافت رطوبت سے مل کر مسامات سے نکلنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ بیماری کی وجہ سے میل کچیل کی کثرت ہوتی ہے اور بچوں کے سروں میں زیادتی ہوتی ہے۔ کیوں کہ ان میں زیادہ ایسے رطوبات اور اسباب پائے جاتے ہیں جن سے جوں پیدا ہوتی ہے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی جعفر کے سروں کو منڈایا تھا۔

اس کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ سر منڈا دیا جائے تاکہ مسامات کھل جائیں جس سے بخارات نکلتے ہیں چنانچہ جڑیں کھلنے سے ردی بخارات نکل جائیں گے اور مادہ خلط

کمزور پڑ جائے گا۔ اور بہتر یہ ہے کہ سر منڈانے کے بعد جوں کے مارنے والی دوائیں اس پر لیپ کی جائیں جس سے سر میں جوں کا وجود نہ رہے گا۔ [زاد المعاد، ج:۴، ص:۱۵۸تا۱۵۹]

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوویں میرے سر سے گر رہی تھیں (اور میں احرام باندھے ہوئے تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا سر کی یہ جوویں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لے۔

حالت احرام میں سر منڈانا منع ہے مگر اس تکلیف میں آپ نے کعب بن عجرہ کو سر منڈانے کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی کفارہ دینے کا حکم فرمایا۔

[صحیح بخاری، از علامہ داؤد راز، ص:۲۹۰، ج:۷]

سَنا مکی

ترمذی اور ابن ماجہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کس چیز سے دست لاتی ہو؟ انہوں نے کہا شبرم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم اور مضر ہے۔ کہتی ہیں پھر اس کے بعد ہم دست لانے کے لیے سَنا کا استعمال کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز موت سے بچاتی تو وہ سنا ہوتی۔'' ❶

سنن ابن ماجہ کی دوسری حدیث ابراہیم بن ابی عبلہ نے عبداللہ بن ام حرام سے روایت کی ہے:

''عبداللہ بن ام حرام جنہوں نے تحویل قبلہ والی نماز میں شرکت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ بس سَنا اور زیرہ استعمال کیا کرو، اس لیے کہ ان دونوں میں بجز سام کے ہر بیماری کے لیے شفاء ہے پوچھا گیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت۔'' ❷

---

❶ ترمذی نے حدیث نمبر ۲۰۸۲ اور ابن ماجہ نے ۳۴۶۱ اور احمد نے ۶/ ۳۶۹ اور حاکم نے ۴/ ۲۰۰، ۲۰۱ میں ذکر کیا ہے اس کی سند میں جہالت ہے مگر آنے والی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے، جس سے اس میں قوت پیدا ہوگئی ہے۔

❷ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۵۷ حاکم نے ۴/ ۲۰۱ میں اس کو نقل کیا ہے اس کی سند میں عمرو بن بکر السکسکی ہے جو ضعیف ہے اور تہذیب میں ہے کہ اس کی متابعت شداد بن عبدالرحمٰن الانصاری نے کی ہے اور حدیث سابق سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

سنا حجاز میں پیدا ہونے والی ایک نبات ہے اس میں سب سے عمدہ مکی ہوتی ہے سنا عمدہ دوا ہے، جس میں نقصان کا پہلو کمتر ہے، اعتدال سے قریب درجہ اوّل میں گرم اور خشک ہے، صفراء اور سودا دونوں کے لیے مسہل ہے، قلب کو مضبوط کرتی ہے، یہ اس کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ باوجود مسہل ہونے کے مقوی قلب ہے۔ وسواس سوداوی کو خصوصیت سے زائل کرتی ہے، بدن میں پیدا ہونے والی پھٹن کے لیے اکسیر ہے۔ عضلات کو چست بنا دیتی ہے بالوں کو گرنے سے بچاتی ہے، جوں سے حفاظت کرتی ہے پرانے درد سر کو ختم کرتی ہے، کھجلی، دانے، خارش اور مرگی کے لیے نافع ہے۔ اس کا جوشاندہ اس کے سفوف سے زیادہ نافع ہے، جس کی خوراک تین درھم تقریباً نو گرام ہے اور جوشاندے کو پانچ درھم تقریباً پندرہ گرام اور اگر جوشاندے میں گل بنفشہ مویز منقی بھی پکالیا جائے تو اور بہتر ہے۔

پَچھنے (سِینگی) لگوانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانا اور عود ہندی استعمال کرنا دونوں بہترین علاج ہیں۔ [صحیح بخاری، ح:۵۶۹۶]

فشار خون کی صورت میں جسم کے بعض اعضا سے خون نکلوا دینا تا کہ اس سے درد وغیرہ میں افاقہ ہو جائے اس عمل کو پچھنے لگوانا یا سینگی لگوانے سے موسوم کرتے ہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔ [صحیح بخاری، ح:۵۶۹۱]

رسول اللہ ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو ملائکہ نے ان سے عرض کی کہ اپنی امت سے کہیں کہ وہ پچھنے لگوائیں۔ پچھنا ایک قدیم علاج ہے جو کہ بہت مفید ہے یہ گرم اور سرد دونوں علاقوں میں مفید ہے۔ چین کا یہ قومی علاج ہے اور پورے ملک میں یہ علاج کیا جاتا ہے۔

یہ عرب ملکوں کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں میں بھی رائج ہے۔

امریکہ اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں ان طلباء کو جو کہ متبادل ادویات (Alternative Medicine) کا مضمون پڑھ رہے ہیں۔ سینگی (حجامہ) پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔

ہر ڈاکٹر (مرد ہو یا عورت) کو چاہیے کہ وہ اسے سیکھے اور اس کے ذریعے سے علاج کرے۔ تاہم تجربہ کار استاد سے سیکھ کر ہی علاج کرے، از خود تجربہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کا واقعہ

ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ (اس رات) فرشتوں کی جس جماعت پر بھی گزر ہوا، انہوں نے آپ ﷺ کو کہا کہ آپ اپنی امت کو پچھنے سے علاج کا حکم فرمائیں۔

(جامع ترمذی، ح:۲۰۵۳) بحوالہ کتاب ''پچھنا'' علاج بھی سنت بھی از ڈاکٹر امجد احسن علی، ص:۳

خواص

پیٹھ کو ہلکا کرنا اور نظر تیز کرنا، بدن کو ظاہری خوبصورتی دینا، حلق اور کندھے کی درد میں افاقہ دینا اس کے خواص ہیں۔ اس کے علاوہ چہرہ، دانت، کان، آنکھیں، ناک وغیرہ کے امراض اگر فشار خون کی وجہ سے ہوں تو ان میں بھی مفید ہے۔ سر درد کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے منتخب کیا تھا، ہاتھ اور کلائی وغیرہ کی درد میں مفید ہے۔

[زاد المعاد، ج:۴، ص:۵۲ تا ۶۳]

ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہر ارشاد پر ''اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا'' کہا جائے اور بلا چون وچرا اسے تسلیم کرلیا جائے اس لیے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ سب اللہ کی طرف سے ہے اور وہ بالکل سچ ہے۔ پچھنا لگوانے میں شفا ہونا ایسی حقیقت ہے جسے آج کی ڈاکٹری وحکمت نے بھی تسلیم کیا ہے کیوں کہ اس سے فاسد خون نکل جاتا ہے اور صالح خون اس کی جگہ لے لیتا ہے جو صحت کے لیے ایک طرح کی ضمانت ہے، صدق اللہ ورسولہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا آدھے سر کی درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

آدھے سر کے درد کو آدھا سیسی کہتے ہیں یہ بہت ہی تکلیف دہ درد ہوتا ہے، اس میں آنحضرت ﷺ نے سر میں پچھنا لگوایا۔ معلوم ہوا کہ اس درد کا علاج یہی ہے جو آپ ﷺ نے کیا۔

شہد

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ [النحل:٦٩]

''اس (شہد) میں (اللہ کی طرف سے) لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کو اسہال لگے تو آپ ﷺ نے ان کے لیے شہد تجویز کیا، جس سے وہ ٹھیک ہو گئے۔ [صحیح بخاری، ح:٥٦٨٤]

خواص

صفراوی، بلغمی اور سوداوی امراض کے لیے بے حد مفید ہے۔ سرد امراض میں گرم دوا سے علاج کیا جاتا ہے اور شہد میں درجہ اتم گرمی پائی جاتی ہے۔ مادہ باردہ، بلغم اور رگوں کے مختلف منجمد مضر مادوں کو نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ رطوبت خارج کرتا ہے، بڑھاپے کا ساتھی اور جوانوں کا ٹانک ہے۔ بچوں کے اندر قوت مدافعت پیدا کرتا ہے، معجونات کا محافظ اور دواؤں کی ناپسندیدہ کیفیات کو زائل کرتا ہے۔ مُدِرُ البول (پیشاب آور) ہے، بالوں کو لمبا خوبصورت اور نرم کرتا ہے، اس کا سرمہ آنکھوں کو جلا بخشتا ہے، بطور منجن استعمال کریں تو مسوڑھوں کو مضبوط کرتا اور دانتوں کی چمک بڑھاتا ہے۔ نہار منہ کھانے سے بلغم اور معدے کے فضلات دور کرتا ہے۔ سدے کھولتا، اور مثانے اور گردے کی صفائی کرتا ہے۔ [1]

[زاد المعاد، ج:٤، ص:٣٣، ٣٤]

---

[1] اس موضوع پر راقم کے والد گرامی قدر جناب ملک بشیر احمد صاحب حفظہ اللہ کی کتاب ''پاکیزہ شہد پاکیزہ زندگی'' مطبوعہ ہدیٰ اکیڈمی لاہور کا مطالعہ بے حد مفید ہوگا۔

طب نبوی میں اسہال کا طریقہ علاج

صحیحین میں ابومتوکل کی حدیث جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی کے شکم میں تکلیف ہے، ایک روایت میں ہے کہ دست ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اسے شہد پلاؤ۔''

وہ گیا اور واپس آ کر اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے شہد پلایا مگر کوئی نفع نہیں ہوا، دوسری جگہ ہے کہ اس کے پلانے سے دستوں میں زیادتی ہوئی یہ بات دو یا تین مرتبہ کے تکرار سے پیش آتی رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے شہد پلانے کا حکم کرتے رہے، تیسری بار یا چوتھی بار یہ نوبت آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا کہا سچ ہے، تیرے بھائی کا شکم جھوٹا ہے۔ [1]

شہد غیر معمولی نافع کا حامل ہے ان گندگیوں کو جو معدہ یا عرق وآنت میں پیدا ہو جاتی ہیں صاف کر دیتا ہے۔ رطوبات کے لیے محلل (انہیں حل کر دیتا) ہے خواہ کلاً (کھانے سے) ہو یا ضماداً (ملنے سے) بوڑھوں کے لیے اور جنہیں بلغم کی پیداوار ہو یا اس کا مزاج بارد رطب (سرد تر) ہو، اس میں غذائیت بھرپور ہے، پاخانہ نرم کرتا ہے۔ معجون کے لیے اور اس میں شامل کی جانے والی دواؤں کے لیے نگران قوت ہے۔ اسے عرصہ تک بگڑنے نہیں دیتا۔ ناپسندیدہ ذائقہ کی دواؤں کے ذائقہ کو بہتر کر دیتا ہے اس کی مضر کیفیات کو دور کرتا ہے۔ جگر اور سینے کو صاف کرتا اور نکھارتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے، بلغمی کھانسی کو ختم کرتا ہے۔

---

[1] بخاری نے اسے ۱۰/۱۱۹ فی الطب میں باب الدواء بالعسل کے تحت ذکر کیا ہے اور اسی باب میں باری تعالیٰ کا قول (فیہ شفاء للناس) بھی ہے اور مسلم نے ۲۲۱۷ حدیث کے تحت ''السلام'' میں تداوی بالعسل کا باب قائم کر کے ذکر کیا ہے۔

اگر روغن گل کے ساتھ گرم گرم استعمال ہو تو کیڑوں مکوڑوں کے ڈنگ کے لیے دافع ہے، افیون کھانے والے کی سُمّیّت کم کرتا ہے اور اگر صرف شہد کو پانی ملا کر پلائیں تو باؤلے کتے کے کاٹے کو نفع دیتا ہے زہریلی نبات (دھرتی کے پھول سانپ کی چھتری کی ایک قسم ہے) کے کھانے کا اثر زائل کرتا ہے، اگر تازہ گوشت شہد میں ڈبو کر رکھ دیا جائے تو تین مہینے تک متعفن نہیں ہوسکتا۔

اگر کھیرے، ککڑی، کدو، بینگن اور دوسرے تازہ پھل اس میں رکھے جائیں تو چھ ماہ تک عمدہ بہتر حال میں رہتے ہیں، اور مردار کے جسم کو عفونت سے روکتا ہے شہد کو حافظ، امین، نگران، امانت دار کہتے ہیں، اگر جوں دار جسم اور بالوں میں لگایا جائے تو جوں اور لیکھ کو مار ڈالتا ہے، بالوں کو بڑھاتا اور زینت دیتا ہے اس میں نرمی اور ملائمت پیدا کرتا ہے، اگر اس کو سرمہ کے طور پر آنکھوں میں لگایا جائے تو دھند کے لیے نافع ہے اور اگر دانتوں میں پیسٹ کیا جائے تو دانتوں کی چمک اور سفیدی پیدا کرتا ہے دانتوں کی حفاظت کرتا ہے مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، رگوں کا منہ کھولتا ہے۔ ایام کا خون اچھی طرح سے بہتا ہے اور آنے لگتا ہے۔ نہار منہ چاٹنے سے بلغم ختم ہو جاتا ہے، معدے کے خمل (چھوٹے چھوٹے بال) کو غسل دے کر صاف کر دیتا ہے اور معدہ سے فضلات نکالتا ہے، معدہ کو معتدل گرمی پہنچاتا ہے، سدوں کو شیرینی کی مضرت سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔

ان سب کے ہوتے ہوئے مضرتوں سے محفوظ نقصان سے خالی صفراوی مزاج کے لیے عارضی طور پر نقصان دیتا ہے جو سرکہ اور دوسری ترشی سے کم ہو جاتا ہے، بلکہ اس کے ساتھ اس کا نفع بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

شہد غذا کے موقع پر غذا، دوا کے وقت دوا اور شربت کی جگہ شربت ہے، عمدہ قسم کی شیرینی اعلیٰ درجہ کا طلاء اور نادر قسم کا مفرح ہے۔ چناں چہ قدرت نے ان تمام منافع کی حامل کوئی چیز اس کے سوا نہیں بنائی نہ اس سے بہتر نہ اس جیسی نہ اس سے لگا کر کھانے والی،

اور قدماء کا دستور علاج شہد ہی رہا ہے اس پر ہی سارا علاج گھومتا تھا، بلکہ قدماء کی کتابوں میں تو شکر کا کہیں پتہ تک نہیں۔ صدیوں لوگ اس کا نام بھی نہ جانتے تھے، بلکہ شکر تو آج کی پیداوار ہے اور آنحضرت ﷺ نہار منہ پانی ملا کر پیا کرتے تھے اور یہ ایسا جگر دار نسخہ ہے جو صحت کے لیے کیمیا کا کام کرتا ہے اسے بڑے زیرک اور باہوش فاضلین ہی جان سکتے ہیں۔

ان خصوصیات کے علم کے بعد یہ سمجھئے کہ اس علاج میں رسول اللہ ﷺ کا نسخہ مریض کے اسہال ختم کرنے کے لیے تھا، جو امتلاء معدہ کی بنیاد پر پیدا ہو گیا تھا، چناں چہ آپ نے شہد کا استعمال ان فضولیات کے نکالنے کے لیے تجویز فرمایا تھا جو معدہ اور آنتوں میں پھیلا ہوا تھا، شہد سے اس میں جلا ہوتی ہے اور فضولیات کا خاتمہ ہوتا اور معدہ میں گاڑھا اور لیس دار مواد پوری طرح مسلط تھا۔ غذا کا وہاں رکنا لیس دار مادہ کے وہاں چپکنے کی وجہ سے مشکل تھا اس لیے کہ معدہ میں روئیں ہوتے ہیں جیسے اروئی کے پتہ کے روئیں، جن میں چمٹنے والے اخلاط لگ جاتے ہیں تو معدہ کو فاسد کر دیتے اور غذا سے معدہ فاسد ہو جاتا ہے اس لیے اس کا علاج اسی انداز سے ہونا چاہیے کہ وہ گاڑھا مادہ ان رویوں سے صاف ہو جائے اور شہد سے یہ چیز ممکن ہے، شہد ہی اس کا بہترین علاج ہے۔ یہ مرض شہد سے جا سکتا ہے بالخصوص اگر شہد کے ہمراہ تھوڑا سا گرم پانی ملا دیا جائے، تو سبحان اللہ۔

آپ کا بار بار شہد کا استعمال کرانا ایک نادر طریقہ علاج تھا، اس لیے کہ دوا کی مقدار اس کے استعمال کا تکرار مرض کی شدت کو دیکھ کر ہی کی جاتی ہے، اگر مرض کے تناسب سے اس میں کمی ہے تو مرض پوری طرح زائل نہ ہوگا اور اگر مقدار یا دوا کے استعمال کی باری زائد ہو جائے تو اس کی قوت یا بار بار استعمال سے دوسرے نقصان کا اندیشہ متوقع ہے۔ اس لیے آپ نے اسے شہد کا استعمال تجویز کیا۔ اس نے اتنی مقدار پلایا جو مرض ختم کرنے کے لیے کافی نہ تھی اور مقصود حاصل نہ تھا۔ جب انہوں نے آپ کو مرض کی کیفت بتائی تو آپ نے

سمجھ لیا کہ دوا مرض کے تناسب سے نہیں کھلائی گئی جب انہوں نے آپ کے علاج پر شکوہ کیا تو آپ نے اس تکرار شکوہ پر مریض کو مزید شہد پلائے جانے کی ہدایت کی تاکہ بیماری کو اکھاڑ پھینکنے کی حد تک شہد کی مقدار پہنچ جائے، جب بار بار کی تکرار سے دوا کے مشروب کی مقدار مادہ مرض کی مقاومت کی حد تک پہنچ گیا تو بیماری فضل الٰہی سے جاتی رہی، دوا کی مقدار اس کی کیفیات اور مرض و مریض کی قوت کا لحاظ رکھ کر علاج کرنا فن طبابت کا اہم ترین کلیہ ہے، بغیر اس کے علاج ناتمام رہتا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: "**صَدَقَ اللهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ**" میں اس دوا کے نفع کا یقینی ہونا بیان کرنا مقصود ہے، بیماری دوا کی کمی یا خرابی کی بنیاد پر نہیں ہے بلکہ معدہ کے صحیح طور پر کام نہ کرنے، دوا کو کثرت مادہ فاسدہ کی وجہ سے قبول نہ کرنے کی وجہ سے زوال مرض نہ ہو رہا تھا، اسی لیے آپ نے بار بار اس کا اعادہ کرایا تاکہ مادہ کی کثرت میں نافع ہو۔

آپ کا طریقہ علاج دوسرے اطباء کے طریقہ علاج سے کوئی نسبت نہیں رکھتا تھا، اس لیے کہ ہمارے رسول ﷺ کی طب تو متیقن اور قطعی ہے اسے اللہ کی تلقین اور الہام سمجھنا چاہیے۔ آپ کا علاج وحی الٰہی تھا، نبوت کی روشنی اور کمال عقل پر موقوف تھا۔ اس کے برخلاف دوسرے اطباء کا علاج عموماً طبیعت کی رسائی، ظن غالب اور تجربہ پر موقوف و منحصر ہے۔ نبوت کے ذریعہ علاج کے نافع نہ ہونے کا انکار بمشکل کوئی کر سکا، ہاں اس علاج کے نافع ہونے کا یقین اور پوری عقیدت سے اس علاج کو تسلیم کرنا اور اس کے شفاء کامل ہونے کا اعتقاد اور پورے یقین واذعان کے ساتھ اس کو قبول کرنا بھی ضروری ہے۔ قرآن جو سینوں کی بیماری کے لیے شافی ہے جو اس کو اس یقین کے ساتھ نہ قبول کرے گا اسے اس کی دواؤں سے شفا عاجل و کامل کیسے ہوگی؟

بلکہ جن کے دلوں میں کھوٹ ہے، ان کو یقین نہیں ہے، ان میں گندگی پر گندگی آلائش

پرآلائش، بیماری پر بیماری بڑھتی جاتی ہے، پھر انسانی جسم کا علاج قرآن سے کیونکر ممکن ہوسکتا ہے، طب نبوت تو انہی کے لیے سود مند ہوتی ہے جو پاک اور ستھرے بدن کے لوگ ہوں گے، اسی طرح شفاء قرآنی بھی ارواح طیبہ اور زندہ دلوں کے لیے شفاء ہے، اس لیے جو طب نبوت کے منکر ہیں وہ قرآن سے کیسے شفاء پاسکتے ہیں؟ اگر کچھ فائدہ انہیں ہو بھی گیا تو بلا ان شرائط کی تکمیل کے مکمل شفاء نہ ہوگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ علاج اور دوا میں کوئی نقص اور کوتاہی ہے بلکہ خود استعمال کیے جانے والے جسم میں استفادہ کی صلاحیت بوجہ خُبث باطن کے نہیں ہے۔ دوا سے شفاء خبث طبیعت اور محل فاسد اور قبول کاسد کی وجہ سے نہیں ہے۔[طب نبوی،ص:۵۳تا۵۷]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں یوں باب قائم کیا ہے: (اللہ نے) شفا تین چیزوں میں (رکھی) ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاء تین چیزوں میں ہے۔ پچھنا لگوانے میں، شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں، مگر میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔ جب کہ دوسرا باب یوں ہے:

شہد کے ذریعہ علاج کرنا اور فضائل شہد میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اس میں (ہر مرض سے) لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

تشریح از علامہ داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ

شہد دوا اور غذا دونوں کے لیے کام دیتا ہے، بلغم کو نکالتا ہے اور اس کا استعمال امراض باردہ (سرد امراض) میں بہت مفید ہے۔ خالص شہد آنکھوں میں لگانا بھی بہت نفع بخش ہے۔ خصوصاً سوتے وقت اسی طرح اس میں سینکڑوں فائدے ہیں۔

[صحیح بخاری از علامہ داؤد راز دہلوی، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور، ص:۲۸۰تا۲۸۱، ج:۷]

عجوہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح کے وقت سات کھجوریں عجوہ کھالے اس کو اس دن جادو اور زہر نقصان نہیں پہنچا سکتے۔'' [صحیح بخاری، ح:۵۷۶۹]

خواص

یہ جنت کا پھل ہے، یقین کے ساتھ اس کا استعمال بے حد مفید ہے، کھجور کی تمام خاصیات کے ساتھ ساتھ اس کے متعلق فرمانِ نبوی ﷺ نے اسے خصوصی حیثیت دی ہے۔ اس وجہ سے عام کھجور کے مقابلہ میں بہت مہنگی ہے۔ [زاد المعاد، ج:۴، ص:۳۴۱]

عود ہندی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عود ہندی استعمال کیا کرو اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب (پسلی کا درد، جس میں اندرونی طور پر پھوڑا نکل آتا ہے) میں چبائی جاتی ہے۔ [صحیح بخاری، ح:۵۶۹۲]

خواص

مزاجاً حار (گرم) ہے، بلغم اور زکام میں مفید ہے، ضعف جگر اور باری کے بخار میں بہترین ہے۔ زہر کا تریاق بھی ہے شہد اور پانی کے ساتھ ملا کر منہ پر لیپ کرنے سے کیل، چھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ کرم کش ہے اور ذات الجنب میں مفید ہے۔

[زاد المعاد، ج:۴، ص:۳۴۳، ۳۴۴]

عود ہندی سے ذات الجنب کا علاج نبوی ﷺ

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذات الجنب کا علاج عود ہندی اور زیتون سے کرو۔" [1]

ذات الجنب پہلو کے پاس عضلاتِ صدر، پسلی اور اس کے اردگرد اذیت دہ سخت قسم کا ورم ہوتا ہے۔ اور ایسا بھی ہے کہ پسلی میں ہونے والے ہر درد کو ذات الجنب کہتے ہیں اس

---

[1] ترمذی اسے کتاب الطب، ح:۲۰۸۰ باب ماجاء فی دواء ذات الجنب، کے تحت لائے ہیں البتہ حاکم نے ۴/۲۰۲ میں اس کی سند میں میمون ابو عبداللہ البصری کو ضعیف کہا ہے۔

وجہ سے کہ مقام درد وہیں ہوتا ہے اس لیے ذات الجنب کے معنی صاحبۃ الجنب ہے اور یہاں مقصد درد پہلو بتانا ہے۔اس لیے جب کبھی پہلو میں درد ہوتا ہے تو اس کا سبب خواہ کچھ بھی ہو اس کا انتساب اسی جانب سے ہوتا ہے۔

دوسری احادیث کی روشنی میں اگر عود ہندی کو باریک پیس لیا جائے اور گرم زیتون میں جائے ماؤف پر جہاں ریاح جمی ہو، ہلکی ہلکی مالش کی جائے یا چند چمچ چاٹ لیا جائے تو اس کا عمدہ علاج ہوگا، یہ دوا نافع ہونے کے علاوہ سوزش دور کرتی ہے اور گندے مواد کو بھی تحلیل کرتی ہے جس سے یہ بیماری کافور ہو جاتی ہے، اعضاء باطنہ کی تقویت کا سبب ہوتا ہے سدوں کو کھولتا ہے اور عودی ہندی کا بھی نفع بالکل ایسا ہی ہے۔[طب نبوی،ص:۱۱۲تا۱۱۴]

عود (قسط) ہندی اور عود (قسط) بحری

سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے عود ہندی اس میں مفید ہے۔صاحب خواص الادویہ لکھتے ہیں کہ قسط بحری شیریں گرم خشک ہے۔دماغ کو قوت بخشتی ہے اعضائے رئیسہ کو اور باہ اور جگر اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔دماغی بیماریوں فالج اور لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے۔پیٹ کے کیڑے مارتی ہے، پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔

ذات الجنب پسلی کا ورم ہوتا ہے جو سل اور دق کی طرح بڑی مہلک بیماری ہے اس کا علاج ضروری ہے۔

عود ہندی اور عود بحری دونوں جڑیں ہوتی ہیں اور دونوں کو ملا کر ناس (نسوار) بنانا اور ناک میں ڈالنا ایسے امراض کے لیے بے حد مفید ہے۔اور یہ دونوں دوائیں پسلی کے ورم میں بھی بہت کام آتی ہیں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں

کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت دی تھی تو انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور اس وقت ابوطلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور داغنا اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں ہے مگر بحالت مجبوری ایسے موقع پر اجازت ہے۔ [صحیح بخاری از علامہ داؤد راز، ص: ۲۹۸، ج: ۷]

کچی لسی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنویں کا تازہ پانی ملا کر (کچی لسی بنا کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لے کر اسے نوش فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی (پانی ملا) دودھ اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ پہلے دائیں طرف سے کہ پہلے دائیں طرف والے کا حق ہے۔

[صحیح بخاری، ح:۵۶۱۲]

کھجور

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں صبح کے وقت کھائیں اسے شام تک زہر نقصان نہیں دے گا۔'' [صحیح مسلم، ح:۵۳۴۷]

یہ پھل زچہ اور بچّہ کے لیے ربانی غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مریم [کو جب عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے نوازا تو کھجور کے درخت کے بارے میں فرمایا:

{وَهُزِّىٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا} (مریم:۲۵)

''اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ بتازہ کھجوریں گر پڑیں گی۔''

گویا یہ مریم علیہا السلام کی زچگی غذا تو تھی ہی، عیسیٰ علیہ السلام کو بھی سب سے پہلے اسی درخت کی غذا نصیب ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی نومولود بچے کو سب سے پہلی غذا جسے اردو میں گڑھتی اور عربی میں تحنیک کہتے ہیں کھجور ہی پسند فرمائی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلے ہوئی، آپ ﷺ نے ان کی کھجور ہی سے تحنیک کی۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود)

خواص

ہر علاقے کی کھجوروں کی اپنی تاثیر ہے لیکن مدینہ منورہ کی کھجور کی خاصیت مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔ کھجور، پنیر اور روٹی کے ساتھ ملا کر کھانا سنت ہے۔ اسے سالن کا درجہ بھی دیا گیا، مزاجاً گرم ہے، مقوی جگر اور قوت باہ میں بے حد مفید ہے، چلغوزہ کے ساتھ ملا کر کھانے سے عجب نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرے پھلوں کے مقابلے میں جسمانی قوت کی حامل ہے۔ نہار منہ کھانے سے پیٹ کے ورم ختم ہوتے ہیں۔ تریاق کا کام بھی دیتی ہے۔ بیک وقت دوا بھی، غذا بھی اور پھل بھی ہے۔ مشروب اور مٹھائی بھی ہے تو علاج بھی۔

[زاد المعاد، ج:۴، ص:۲۹۱، ۲۹۲]

کُھمبی

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''کھمبی کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔'' [صحیح بخاری، ح:۵۷۰۸]

خواص

مَن وسَلوٰی کا جزو ہے، اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے استعمال کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ سرمہ کو کھرل کرتے وقت اس کے پانی کو شامل کرلیا جائے۔ یہ خودرو ہے، کہیں بوئی نہیں جاتی۔ اس کے پتے نہیں ہوتے۔ عموماً ساون بھادوں کی بارشوں کے بعد زمین کی سطح اور اندرونی حرارت کے اجتماع سے زمین کے بخاراتی جوہر سے نکل آتی ہے۔ کچی اور پکا کر دونوں طرح استعمال کی جاتی ہے۔ زیادہ استعمال نقصان دہ بھی ہے، تیل میں پکا کر مصالحہ جات کے ساتھ استعمال بہتر ہے۔ [زادالمعاد، ج:۴، ص:۳۵۹ تا ۳۶۵]

علامہ داؤد راز رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی مذکورہ حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ مَن وہ حلوہ ہے جو بغیر محنت کے بنی اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھمبی بھی خود بخود اگتی ہے جو ایک جنگلی بوٹی ہے۔ اس کی خاصیت بیان ہو رہی ہے آنکھ میں اس کا عرق ٹپکانا مفید ہے۔ اسے عوام سانپ کی چھتری بھی کہتے ہیں عموماً گندم کے کھیتوں میں ہوتی ہے۔

کھیرا اور ککڑی

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کے ساتھ کھیرا اور ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔(ابوداؤد: ۳۷۳۵، مسلم: ۲۰۴۳، بخاری : ۵۴۴۷)

کھیرا اور ککڑی (تر) ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کا مزاج معتدل ہو جاتا ہے۔ کمزور لوگ اسے استعمال کر کے اپنی توانائی بحال کر سکتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہجرت مدینہ کے بعد مجھے بخار ہو گیا میں سخت کمزور ہو گئی، میری والدہ نے بہت تدبیریں کیں آخر مجھے کھجوریں اور کھیرے کھلائے تو میرا جسم ٹھیک ہو گیا۔(ابوداؤد، کتاب الطب: ۳۹۰۳)

کھیرے کو عربی میں خیار اور ککڑی کو قثاء کہتے ہیں۔ ککڑی اردو نام ہے، پنجابی میں اسے تر کہتے ہیں۔ یہ کھیرے ہی کے ذائقے پر مشتمل ہوتی ہے البتہ اس کی ساخت پتلی اور لمبوتری ہوتی ہے۔ کھیرا اور ککڑی دونوں کی تاثیر ٹھنڈی ہے۔ اور ربِ کریم کی مہربانی کہ یہ دونوں ٹھنڈے پھل گرمیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

کلونجی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج کلونجی میں موجود ہے۔'' [صحیح بخاری، ح:۵۶۸۷]

آپ نے اچار یا چٹنی میں پڑے ہوئے چھوٹے چھوٹے تکونے سیاہ بیج اکثر دیکھے ہوں گے۔ یہی بیج سالنوں کو ذائقہ دار اور خوشبودار بنانے کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں ''کلونجی'' کے نام سے معروف یہ ننھے ننھے بیج اپنے اندر فوائد کا خزانہ رکھتے ہیں۔

کلونجی کی جھاڑیاں تقریباً چالیس سینٹی میٹر بلند ہوتی ہیں خودرو بھی ہوتی ہیں اور بڑے پیمانے پر کاشت بھی کی جاتی ہیں۔ پنجاب، آسام اور ہماچل پردیش میں اب یہ کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ کلونجی کے بیجوں کی شکل پیاز کے بیجوں سے بہت حد تک ملتی جلتی ہے۔ اس لیے بہت سے لوگ انہیں پیاز کے بیج ہی سمجھتے ہیں لیکن کلونجی کا پودا پیاز کے پودے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اصلی کلونجی کی پہچان یہ ہے کہ اسے اگر سفید کاغذ میں لپیٹ کر رکھا جائے تو کاغذ پر چکنائی کے دھبے لگ جاتے ہیں۔ کلونجی کے پھول ہلکے نیلے رنگ کے ہوتے ہیں جن میں آٹھ پنکھڑیاں ہوتی ہیں اور ان پر شہد کی مکھیاں منڈلاتی رہتی ہیں ذیابطیس/شوگر کے مرض پر قابو پانے میں مدد دیتی ہے، ذیابطیس کے مریضوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ کلونجی کے سات دانے روزانہ صبح نگل لیا کریں۔

[بحوالہ کلونجی کے کرشمے از حکیم طارق محمود چغتائی ص:۹]

خواص

تمام سرد امراض میں تو مفید ہے ہی، گرم خشک امراض میں بھی اس کے فوائد مسلمہ ہیں۔ نفخ کو دور کرتی ہے۔ برص اور باری کے بخار میں مفید ہے۔ ریاح اور فاسد رطوبات جسمانی کی تحلیل کرتی ہے۔کلونجی کے چند دانے پیس کر شہد میں ملائیں اور نیم گرم پانی سے خوراک لیں تو گردے، مثانے کی پتھری چند ایام میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ دودھ کو جاری کرنے والی اور پیشاب اور حیض آور ہے۔ سرکے میں گرم کر کے پیٹ پر لیپ کرنے سے پیٹ کے کیڑے مار دیتی ہے۔کلونجی کا تیل پانی میں ملا کر پئیں تو ضیق النفس (سانس کی تنگی) میں فائدہ دیتا ہے۔عورت کے دودھ میں سات دانے پیس کر ملا کر یرقان زدہ کے ناک میں ٹپکائیں تو بے حد مفید ہوگا۔ [زاد المعاد، ج:۴، ص:۳۹۸، ۳۹۹]

خالد بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے پھر جب ہم مدینہ واپس آئے تو اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ہم سے کہا کہ انھیں یہ کالے دانے (کلونجی) استعمال کراؤ، اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیس لو اور پھر زیتون کے تیل میں ملا کر (ناک کے) اس طرف اور اس طرف قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ کیوں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے۔ میں نے عرض کیا: سام کیا ہے؟ فرمایا کہ موت ہے۔ (بحوالہ طب نبوی اور جدید سائنس از ڈاکٹر خالد غزنوی)

کلونجی یعنی کالا زیرہ، پھوڑا پھنسیوں میں بھی بہت مفید ہے۔ ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک کی انگلی میں پھنسی نکلی ہوئی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس زیرہ ہے تو انھوں نے کہا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیرہ اس پر رکھ۔ [صحیح بخاری، از علامہ داؤد راز، ص:۲۸۴]

مکھی کا پَر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے کسی مشروب میں مکھی گر جائے تو ساری مکھی کو مشروب میں ڈبو کر باہر نکال دو، کیوں کہ اس کے ایک پر (جس کے بل وہ مشروب میں گرتی ہے، بایاں پر) میں بیماری ہے جب کہ دوسرے پر (جس کو ڈبونے کا حکم دیا جا رہا ہے، دایاں پر) میں شفا ہے۔ [صحیح بخاری، ح:۵۷۸۲]

سنن ابن ماجہ کی روایت کے مطابق فرمان مصطفیٰ ﷺ اس طرح ہے کہ مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ جب کھانے میں گرتی ہے تو اسے ڈبو دیا کرو کیوں کہ وہ زہر والے پر کے بل گرتی ہے اور شفا والے پر کو اونچا رکھتی ہے۔

[سنن ابن ماجہ، ح:۳۵۰۴]

خواص

یہاں بھی معاملہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ اسلام ایک طرف تو طہارت، پاکیزگی اور صفائی کا علمبردار ہے جب کہ دوسری جانب مکھی جیسے حشرہ کو کھانے میں گرنے کے بعد اسے نکالنے نہیں بلکہ ایک دفعہ ڈبونے کا حکم دے رکھا ہے، دراصل یہ بات تو واضح ہے کہ اسلام اِصلاحِ اَحوال و انفس کا شیدا ہے۔ یقیناً مذکور عمل میں بہتری ہی موجود ہے کیوں کہ دوسرے پر میں موجود شفاء کے عناصر نہ صرف پہلے پر کے زہر کا تریاق ہیں بلکہ اس سے زیادہ شفاء کے اجزا اس میں چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے مشروب کو پھینکنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اسے استعمال کرنے کا ہی کہا ہے کیوں کہ یہ حُب انسانی سے ہٹ کر حُب الٰہی سے متعلق ہے۔

[زاد المعاد، ج:۴، ص:۱۱۰]

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے لیا کرو اس لیے کہ اس کے دونوں بازوؤں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے۔“

سنن ابن ماجہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مکھی کے ایک بازو میں زہر اور دوسرے میں شفاء ہے جب کبھی کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دے دو اس لیے کہ وہ زہر کے بازو کو آگے اور شفاء والے بازو کو مؤخر کرتی ہے۔“

طبی حیثیت سے تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکھی کو غوطہ دو تاکہ شفاء کا جزو جو دوسرے بازو میں ہے وہ مصلح کے طور پر کھانے میں آ جائے اور ہر بیماری و زہر کا حصہ نکل جانے یا شفاء کا حصہ مل جانے سے اس کی قوت ختم ہو جائے۔

اطباء کی ایک بڑی جماعت نے اسی طریقہ علاج کے متعلق لکھا ہے کہ بھڑ اور بچھو کے ڈنگ کی جگہ پر مکھی کا رگڑنا نہایت درجہ مفید ہے۔ اس سے ڈنگ کی سوزش سے سکون ملتا ہے۔ [طب نبوی، ص: ۱۴۸ تا ۱۵۰]

☆☆☆

امام بخاری رحمہ اللہ نے علاج کے بیان میں یہ باب قائم کیا ہے کہ ”باب کیا مرد کبھی عورت کا یا کبھی عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے۔“

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتیں ان کی خدمت کرتیں اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لایا کرتی تھیں۔

اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شرعی پردہ صرف اس قدر ہے کہ عورت اپنے وہ اعضاء جن کا چھپانا غیر محرم سے فرض ہے وہ چھپائے رکھے، نہ یہ کہ گھر سے باہر ہی نہ نکلے۔

خِتَامُهٗ مِسْكٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾

اہل جنت کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر ہوگی رغبت کرنے والوں کا اسی کی رغبت کرنی چاہیے۔

(المطففین:۲۶)

پرہیز واحتیاط (اول)

شیخ الاسلام امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب زادالمعاد کے آخر میں یہ تحریر درج فرمائی ہے کہ میں اس کتاب کو پرہیز کے بارے میں چند سودمند، منفعت بخش وصیتوں پر ختم کرنا مناسب سمجھتا ہوں، جس سے کہ اس کتاب کی منفعت کو چار چاند لگ جائیں گے۔

ابن ماسویہ کی کتاب میں پرہیز واحتیاط کی بحث میں ایک فصل میری نظر سے گزری جس کو میں بلاکم وکاست ان ہی کے الفاظ میں نقل کر رہا ہوں۔

ابن ماسویہ بیان کرتے ہیں کہ جو چالیس روز تک پیاز کھائے اور اسے جھائیں ہوجائے تو وہ خود کو ملامت کرے اور جس نے فصد کیا پھر نمک کھالیا جس کے سبب اس کو برص یا خارش ہوئی تو وہ خود کو ملامت کرے۔

جس نے مچھلی اور انڈہ ایک ساتھ استعمال کیا اور وہ لقوہ یا فالج کا شکار ہوجائے، تو خود کو قابل ملامت تصور کرے اور جو شکم سیر ہوکر حمام میں داخل ہو اور اس پر فالج کا حملہ ہو جائے تو خود پر لعن طعن کرے۔

جس نے نبیذ کے ہمراہ دودھ پی لیا جس کی وجہ سے وہ برص یا نقرس کی بیماری میں مبتلا ہوجائے تو تعجب کی بات نہیں۔

جو شخص ابالا ہوا ٹھنڈا انڈہ استعمال کرے جس سے امتلاء ہوگیا تو اس کو دمہ کی بیماری ہونا متعین ہے۔ آئینہ دیکھے اور اسے لقوہ ہوجائے یا کوئی اور بیماری میں مبتلا ہوجائے تو کچھ عجب نہیں۔

پرہیز واحتیاط (دوم)
(صحت کا راز)

ابن بخت یشوع کا مقولہ ہے کہ انڈا اور مچھلی ایک ساتھ کھانے سے پرہیز کرو اس لیے کہ ان دونوں کو استعمال کرنے سے قولنج بواسیر اور داڑھ کے درد ہوتے ہیں۔

انڈے کا دائمی استعمال چہرے پر سیاہی زردی مائل جھائیں پیدا کرتا ہے۔نمک اسود، مچھلی نمکین اور حمام کے بعد فصد کرنے سے خارش اور برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

بکری کے گردے کا دائمی استعمال بانجھ پن پیدا کرتا ہے۔اور تروتازہ مچھلی کھانے کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے فالج پیدا ہوتی ہے۔

حائضہ عورت سے مباشرت کرنا جذام کے لیے پیش خیمہ ہے۔اور جماع کے بعد بغیر غسل کیے دوبارہ جماع کرنے سے پتھری پیدا ہوتی ہے۔عورت کی شرمگاہ میں زیادہ دیر تک عضو خاص کو ڈالے رہنا شکم میں بیماری پیدا کرتا ہے۔

بقراط کا قول ہے کہ مضر چیزوں کی قلت نفع بخش چیزوں کی کثرت سے بہتر ہے اور صحت کی دائمی حفاظت تکان سے پیدا ہونے والی سستی سے بچنے اور بھرپور کھانے پینے سے پرہیز کرنے سے ممکن ہے۔

بعض اطباء کا کہنا ہے کہ جو اپنی صحت برقرار رکھنا چاہے اسے عمدہ غذا استعمال کرنی چاہیے۔پوری طرح پیٹ خالی ہونے کے بعد کھانا چاہیے،اور غیر معمولی تشنگی کے وقت پانی پینا چاہیے۔اس کے ساتھ ہی پانی کم مقدار میں پینا چاہیے۔دوپہر کے کھانے کے بعد آرام اور شام کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرنی چاہیے،اور پیشاب و پاخانہ سے فراغت کے

بعد سونا چاہیے۔ شکم سیری کی حالت میں حمام میں داخل ہونے سے بچنا چاہیے۔ موسم گرما میں ایک مرتبہ حمام کرنا موسم سرما کے دس مرتبہ حمام سے بہتر ہے۔ اور خشک باسی گوشت رات میں کھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ سن رسیدہ عورتوں سے مباشرت جوانوں کو بوڑھا بنا دیتی ہے، اور صحت مند کو مریض بنا دیتی ہے۔ اس روایت کی نسبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف کی گئی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے، بلکہ یہ عرب کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ ثقفی کا کلام ہے یا اس کے علاوہ کسی دوسرے کا کلام ہے۔

جب حارث کی موت کا وقت آیا تو لوگ اس کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں کوئی آخری نصیحت کیجیے کہ ہم اس پر عمل کرتے رہیں، انھوں نے یہ نصیحت کی:

صرف جوان عورتوں سے شادی کرو، پھل درخت پر پکا ہوا استعمال کرو، اور اسی موسم میں کھاؤ، جب تک جسم میں قوت برداشت ہو دوا سے پرہیز کرتے رہو۔ ہر مہینہ معدہ کو صاف کرلیا کرو، اس سے بلغم صاف ہوجائے گا، اور صفراء ختم ہوجائے گا، اور گوشت پیدا ہوگا۔ اور جب کوئی دوپہر کا کھانا کھائے تو اسے کھانے کے بعد ایک گھنٹہ آرام کرنا چاہیے، اور شام کا کھانا کھانے کے بعد چالیس قدم چلنا ضروری ہے۔

بعض سلاطین نے اپنے معالج سے کہا کہ آپ کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس لیے مجھے کوئی ایسا نسخہ لکھ دو کہ میں اس پر عمل کرسکوں، اس پر معالج نے کہا کہ دیکھو صرف جوان عورت سے شادی کرنا، صرف جوان جانوروں کا گوشت استعمال کرنا، اور بغیر کسی بیماری کے کوئی دوا نہ پینا اور پختہ پھل استعمال کرنا اور اسے خوب چبا چبا کر کھانا، اگر دن میں کھانا کھا کر آرام کرلو تو کوئی مضائقہ نہیں اور رات میں کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کرلیا کرو پھر سو جاؤ خواہ ۵۰ قدم ہی چل لیا کرو۔ کھانے کی خواہش کے بغیر کھانا نہ کھاؤ۔ پیشاب نہ روک رکھنا۔ حمام اس وقت کرو جب کہ اس سے تم کو نفع پہنچے اس وقت حمام نہ کرو جس سے تمہارے

بدن کا کوئی حصہ فنا ہو جائے۔ کھانا معدہ میں موجود ہونے کی صورت میں ہرگز نہ کھانا۔ ایسی چیز کھانے سے بچنا جس کو دانت چبانے کی استطاعت نہ رکھیں، کیونکہ معدہ کو اس کے ہضم کرنے میں دشواری سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہر ہفتہ معدہ کو صاف کرنا ضروری سمجھو اور خون بدن کا بیش بہا خزانہ ہوتا ہے، اس لیے اسے بلا ضرورت ضائع نہ کرنا اور حمام کیا کرو، کیونکہ یہ بدن کے اندرونی حصوں سے ان فضلات کو نکال باہر کرتا ہے جن کو دوائیں خارج نہیں کر پاتیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چار چیزیں جسم کو قوی بناتی ہیں:

① ...... گوشت خوری ② ...... خوشبو سونگھنا ③ ...... جماع کے لیے بکثرت غسل کرنا

④ ...... کتان کا تیار کردہ لباس زیب تن کرنا۔

اور چار چیزیں بدن کو کمزور کرتی ہیں:

① ...... برے خیالات لانا ② ...... ہمہ وقت رنج وغم کرنا ③ ...... نہار منہ کافی مقدار میں پانی پینا ④ ...... ترش چیزوں کا زیادہ استعمال۔

چار چیزوں سے نگاہ کو تقویت ملتی ہے:

① ...... کعبہ کے سامنے بیٹھنا ② ...... سونے کے وقت سرمہ استعمال کرنا

③ ...... سرسبز و شاداب چیزوں کی طرف دیکھنا ④ ...... اور نشست گاہ کو صاف ستھرا رکھنا۔

چار چیزوں سے قوتِ جماع بڑھتی ہے:

① ...... گردن کا گوشت کھانا، ② ...... اطریفل کا استعمال

③ ...... پستہ ④ ...... سرکہ روٹی کھانا۔

چار چیزوں سے عقل بڑھتی ہے:

① ...... غیر ضروری باتوں سے بچنا ② ...... مسواک کرنا ③ ...... بزرگوں کی صحبت

اختیار کرنا④......علماء کی مجلس میں حاضر ہونا۔❶

افلاطون کا قول ہے: پانچ چیزوں سے بدن کی کاہلی ہوتی ہے، بلکہ بعض اوقات موت سے بھی ہمکنار کر دیتی ہے۔

صنعت کار کا بیکار رہنا، دوستوں کی جدائی، غیظ وغضب کو پی جانا، نصیحت کو ٹھکرانا، جاہلوں کا عقل مندوں سے تمسخر واستہزاء۔

مامون کے معالج کا قول ہے کہ ایسے شخص کی عادتوں کو اختیار کرو جو ان کی بخوبی رعایت کرتا ہو تو توقع ہے موت کے علاوہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگے۔ البتہ موت تو بہر حال لاعلاج ہے۔

معدہ میں کھانا موجود رہنے کی حالت میں مزید کھانا کبھی نہ کھانا، ایسی غذا کبھی نہ استعمال کرنا جس کے چبانے سے منہ تھک جائے کیونکہ ایسے کھانے کو معدہ ہرگز ہضم نہ کر پائے گا۔ بلاضرورت فصد نہ کرانا، موسم گرما میں قے ضرور کرنا چاہیے۔

بقراط کے جامع کلام میں سے ہے کہ حرکت کثیر طبیعت کی دشمن ہے۔

حکیم جالینوس سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے بیمار نہ ہونے کا کیا راز ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دوردی غذا یکجا نہیں کرتا، کھانے پر کھانا نہیں کھاتا، اور نہ میں کسی ایسی غذا کو معدہ میں جگہ دیتا ہوں جو اس کے لیے تکلیف دہ ہو۔

زیادہ سونے سے چہرے پر زردی آجاتی ہے۔ دل اندھا ہوجاتا ہے، اور آنکھ میں ہیجان برپا ہوجاتا ہے۔ اور کام کرنے میں سستی چھائی رہتی ہے اور جسم میں رطوبات زیادہ ہوتی ہیں۔

---

❶ ملاحظہ کیجیے آداب الشافعی ص: ۳۲۳ "الآدَابُ الشَّرْعِيَّة" ۲/ ۳۹۰ اور شرح القاموس ۷/ ۴۱۶

اور زیادہ کھانا معدے کے منہ کو فاسد کرتا ہے جسم کو کمزور لاغر بناتا ہے، ریاح غلیظ اور مشکل بیماریوں سے دوچار کرتا ہے۔

بکثرت جماع کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے، قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں اور بدن کے رطوبات خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ اعصاب کو ڈھیلا کرتا ہے، سدے پیدا کرتا ہے اور اس کے ضرر کا اثر سارے بدن کو پہنچتا ہے، بالخصوص دماغ کو تو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لیے کہ روح نفسانی غیر معمولی طور پر تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور منی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اس میں اکثر کمزوری پیدا ہوتی ہے اور کثرتِ جماع سے جو ہر روح کا اکثر حصہ اس سے نکل جاتا ہے۔

جماع کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ جماع اس وقت کیا جائے، جب کہ خواہش غیر معمولی طور پر ابھرے اور اسی لڑکی سے جماع کرنا مقصود ہو جو انتہائی جمیل وشکیل نوخیز ہو، اور اسی کے ساتھ حلال بھی ہو اور جماع کرنے والے کے مزاج میں حرارت اور رطوبت پورے طور پر ہو۔ اور یہ اسی انداز پر عرصے سے چلا آ رہا ہو، اور دل اعراض نفسانی سے بالکل خالی ہو۔ نہ افراط جماع ہو اور نہ امتلاء مفرط ہو جس کی وجہ سے ترک جماع مناسب ہو۔ نہ خالی پیٹ ہو، اور نہ کسی استفراغ سے دوچار ہو اور نہ کوئی سخت محنت کی ہو اور نہ بہت زیادہ حرارت ہو اور نہ بہت زیادہ برودت ہو، جب کوئی شخص جماع کے وقت ان دس باتوں کو ملحوظ رکھے گا تو اس سے بہت نفع حاصل ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک بات مفقود ہوگی تو ضرر بھی اسی حساب سے کم وبیش ہوگا، اگر اکثر یا تمام باتیں مفقود ہوں تو پھر ایسے جماع سے تباہی مقدر ہے۔

چند مفید احتیاطی تدابیر

بہت زیادہ پرہیز جس سے تخلیط مرض ہو، صحت کے لیے سود مند نہیں، بلکہ اعتدال کے ساتھ

پرہیز مفید ہوتا ہے۔ حکیم جالینوس نے اپنے ہم نشینوں کو ہدایت کی کہ تین چیزوں سے بچتے رہو اور چار چیزوں کو اختیار کرلو۔ پھر تم کو کسی معالج کی ضرورت نہ پیش آئے گی۔ گرد و غبار، دھواں اور بدبودار گندی چیزوں سے خود کو دور رکھو، چکنائی، خوشبو شیرینی اور حمام کو استعمال کرو اور شکم سیری کی حالت میں کھانا نہ کھاؤ اور بادروج ❶ اور ریحان کو ساتھ استعمال کرو۔ اور شام کے وقت اخروٹ نہ کھانا، اور جو زکام میں مبتلا ہو وہ چت نہ سوئے، اور رنجیدہ شخص ترش چیز نہ کھائے اور فصد کرانے والا شخص تیز روی نہ اختیار کرے اس لیے کہ یہ موت کا پیش خیمہ ہے، اور جس کی آنکھ میں تکلیف ہے وہ قے نہ کرے، موسم گرما میں زیادہ گوشت کا استعمال نہ کرو، سردی کی وجہ سے بخار کا مریض دھوپ میں نہ سوئے، اور پرانے بیج دار بینگن کے قریب بھی نہ جاؤ۔ جو موسم سرما میں روزانہ ایک پیالی گرم پانی پی لے تو وہ بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہوگیا اور جس نے حمام کرتے وقت انار کے چھلکے سے اپنے جسم کو ملا، وہ داد و خارش سے نجات پا گیا۔ جس نے سوسن کے پانچ دانے تھوڑی سی مصطگی رومی، عود خام اور مشک کے ہمراہ استعمال کر لیے زندگی بھر اس کا معدہ نہ کمزور ہوگا اور نہ فاسد ہوگا، اور جس نے تخم تربوز شکر کے ساتھ استعمال کیا، اس کا معدہ پتھری سے خالی ہوگا اور ہر سوزش پیشاب سے اسے نجات مل جائے گی۔

چار مفید و مضر چیزوں کا بیان

چار چیزوں سے جسم تباہ ہو جاتا ہے:

① ...... رنج ② ...... غم ③ ...... فاقہ کشی ④ ...... شب بیداری

---

❶ ایک مشہور سبزی کا نام ہے، جو دل کو بہت مضبوط کرتی ہے، اور قبض پیدا کرتی ہے مگر فضلات کے ساتھ مل کر اسہال پیدا کرتی ہے۔ (قاموس)

چار چیزوں سے فرحت حاصل ہوتی ہے:

①......سبز و شاداب چیزوں کی طرف دیکھنا

②......آبِ رواں کا نظارہ کرنا

③۔......محبوب کا دیدار

④......پھلوں کا نظارہ کرنا۔

چار چیزوں سے آنکھ میں دھندلا پن پیدا ہوتا ہے:

①......ننگے پاؤں چلنا

②......صبح و شام نفرت انگیز گراں چیز یا دشمن کو دیکھنا

③......زیادہ آہ و بکا کرنا

④......باریک خطوط کا زیادہ غور سے دیکھنا۔

چار چیزوں سے بدن کو تقویت ملتی ہے:

①......نرم و ملائم ملبوسات زیب تن کرنا

②......اعتدال کے ساتھ حمام کرنا

③......مرغن اور شیریں غذا استعمال کرنا

④......عمدہ خوشبو لگانا۔

چار چیزوں سے چہرہ خشک ہو جاتا ہے:

①......اس کی شگفتگی، شادابی اور رونق ختم ہو جاتی ہے

②......دروغ گوئی، بے حیائی

③...... جاہلانہ طرز کے سوالات کی کثرت

④...... فسق وفجور کی زیادتی۔

چار چیزوں سے چہرے پر رونق اور شگفتگی آتی ہے:

①...... مروت ②...... وفاداری ③...... جودوسخاوت ④...... پرہیز گاری

چار چیزیں باہم نفرت وعداوت کا سبب بنتی ہیں: تکبر وگھمنڈ، دروغ گوئی اور چغل خوری۔ چار چیزوں سے روزی بڑھتی ہے: نماز تہجد کی ادائیگی، صبح سویرے بکثرت اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی طلب، صدقہ کا باہم معاہدہ کرنا اور دن کے شروع اور آخر وقت میں اللہ کا ذکر۔

چار چیزوں سے روزی روک دی جاتی ہے: صبح کے وقت سونا، نماز سے غفلت، سستی اور خیانت۔

چار چیزیں فہم وادراک کے لیے ضرر رساں ہیں: ترش چیزوں اور پھلوں کا دائمی استعمال، چت سونا اور رنج وغم کرنا۔

چار چیزوں سے فہم وادراک کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے: فارغ البالی، کم خوری وکم آشامی، غذاؤں کا شیریں اور مرغن چیزوں سے عمدہ بنانے کا اہتمام اور ان فضلات کا بدن سے خارج کرنا جو بدن کے لیے گراں ہوں۔

عقل کے لیے متعدد چیزیں ضرر رساں ہیں: ہمیشہ پیاز کھانا، لوبیا، روغن زیتون اور بینگن کا دائمی استعمال، جماع کی کثرت، خلوت نشینی، بے ضرورت افکار وخیالات، مے نوشی، بہت زیادہ ہنسنا اور رنج وغم کرنا، یہ تمام چیزیں عقل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

بعض دانشوروں کا مقولہ ہے کہ مجھے بحث ومناظرہ کی تین مجلسوں میں شکست اٹھانی پڑی۔ جس کا کوئی خاص سبب میری سمجھ میں نہ آسکا، البتہ پہلی مجلس مناظرہ میں شکست کا یہ سبب معلوم ہوا کہ میں نے ان دنوں بکثرت بینگن کا استعمال کیا تھا۔ اور دوسری مجلس میں شکست کا یہ سبب تھا کہ روغن زیتون کا بہت زیادہ استعمال کیا تھا، اور تیسری مجلس میں شکست کا یہ راز معلوم ہوا کہ میں نے لوبیا کی ترکاری بہت کثرت سے کھائی تھی۔

[طب نبوی، ص:۵۱۹تا۵۲۶]

شہد اور دار چینی کے کرشمے

اس امر کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ شہد اور دار چینی (پوڈر) بہت سی بیماریوں کے لیے اکثیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ شہد دنیا کے تقریباً ہر ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے کے سائنس دان (ڈاکٹرز) بھی اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ شہد بہت سی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ شہد کو کسی بھی بیماری میں بغیر کسی نقصان (Side Effect) کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آج کے دور کے ماہرین طب (ڈاکٹرز) اس بات پہ متفق ہیں کہ شہد اگرچہ اپنے اندر مٹھاس رکھتا ہے۔ لیکن اگر اسے بطور دوا مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے تو یہ شوگر (Diabetics) کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ کینڈا میں چھپنے والے ایک رسالہ ہفت روزہ ورڈ نیوز (World News) کے شمارہ 17 جنوری 1995ء میں شہد اور دار چینی کے استعمال سے ڈاکٹروں کے تجربات کی روشنی میں مندرجہ ذیل بیماریوں میں استعمال سے کامیاب علاج ممکن رہا۔

1۔ دل کی بیماریاں (Heart Diseases)

طریقہ استعمال:

شہد اور دار چینی کا آمیزہ بنالیں اس آمیزے کو جام یا جیلی کی جگہ سلائس پر لگالیں اور اسے ناشتہ میں بلا ناغہ استعمال کریں۔ اس کا استعمال شریانوں سے کولیسٹرول کی مقدار کو کم کرتا ہے اور مریض کو دل کے دورے سے محفوظ رکھتا ہے۔

وہ اشخاص بھی جنہیں دل کا دورہ ہو چکا ہو اگر وہ متواتر استعمال کریں تو دوسرے اٹیک سے کوسوں دور یعنی محفوظ رہیں گے۔ اس آمیزے کا لگاتار استعمال، سانس کی تنگی دور کرتا ہے اور دل کی دھڑکن کو تقویت دیتا ہے۔

امریکہ اور کینڈا میں مختلف ہسپتالوں میں لوگوں کا کامیاب علاج کیا گیا ہے اور یہ بات سامنے آئی ہے کہ جوں جوں عمر بڑھتی ہے شریانیں اور دل کی نالیاں سخت ہوتی جاتی ہیں اور ان میں تنگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ درج بالا نسخہ سے یہ تکالیف بھی دور ہو جاتی ہیں۔

2۔ ھڈیوں کا بھر بھرا پن اور دوسری تکالیف (Arthritis)

اتھرائیٹس کے مریض روزانہ دو دو دفعہ (صبح و شام) شہد اور دار چینی کا استعمال کر سکتے

ہیں۔

طریقہ استعمال:

ایک کپ گرم پانی لیں اور اس میں دو چمچ شہد اور چھوٹا چائے کا چمچ دار چینی پوڈر حل کر لیں۔ اگر اس کا لگاتار استعمال جاری رکھا جائے تو پرانے سے پرانے مریض بھی شفایاب ہو جاتے ہیں۔

کوپن ھیگن یونیورسٹی میں کی گئی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹروں نے صرف ایک چمچ شہد اور آدھے چائے کے چمچ کے برابر دار چینی ایک کپ نیم گرم پانی میں ناشتہ سے پہلے استعمال کروائی تو ہفتہ کے اندر اندر 200 مریضوں میں سے 73 مریض درد سے مکمل آرام پا گئے اور ایک مہینے کے اندر اندر سارے ہی مریض شفایاب ہو گئے اور جو اشخاص چلنے پھرنے سے قاصر تھے وہ بھی بغیر تکلیف کے چلنے پھرنے لگے۔

3۔ مثانہ کا انفیکشن (Bladder Infection)

دو کھانے کے چمچے دار چینی پوڈر اور ایک چائے کے چمچ کے برابر شہد کو نیم گرم پانی میں حل کر کے پی لیں۔ یہ مثانے میں موجود مضر جراثیم کو تلف کر دیتا ہے۔

4۔ دانت درد (Toothache)

ایک چائے کے چمچ برابر دار چینی پوڈر کو پانچ چائے کے چمچ برابر شہد میں ملا کر پیسٹ بنا لیں اور اس پیسٹ کو دکھنے والے دانت یا دانتوں پر اس وقت تک ملتے رہیں۔ جب تک درد کا آرام نہ آ جائے۔ یہ پیسٹ دن میں تین بار تک استعمال کیا سکتا ہے۔

5۔ کولیسٹرول (Cholesterol)

کولیسٹرول کے لیے دو کھانے کے چمچ شہد اور تین چائے کے چمچ دار چینی کے لے کر 16 اونس قہوہ (چائے) میں حل کریں اور محلول جب ہائی کولیسٹرول کے مریض کو پلایا گیا تو دو گھنٹے کے اندر اندر اس کا بلڈ کولیسٹرول دس فی صد تک کم ہو گیا۔ اگر یہ نسخہ دن میں تین بار استعمال کریں تو پرانا اور خطرناک حد تک بڑھا ہوا کولیسٹرول بھی نارمل ہو جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اگر روزمرہ خوراک کے ساتھ شہد استعمال کیا جائے تو کولیسٹرول کا پرابلم پیدا ہی نہیں ہوتا۔

6۔ نزلہ، زکام (Cold)

جن لوگوں کو عام یا شدید قسم کا نزلہ، زکام ہو وہ کھانے کے ایک چمچ برابر نیم گرم شہد میں چوتھائی (1/4) چمچ دار چینی کا پوڈر ڈال کر دن میں تین بار استعمال کریں۔ اس کے

استعمال سے پرانی، کھانسی اور نزلہ، زکام کے علاوہ ناک کی بندش وغیرہ (Sinuses) بھی دور ہو جاتی ہے۔

7۔ معدہ کی خرابی (Upset Stomach)

شہد اور دارچینی کا استعمال معدے کے درد اور السر وغیرہ کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔

8۔ گیس (Gas)

انڈیا اور جاپان میں کیئے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اگر شہد اور دارچینی پوڈر استعمال میں لایا جائے تو معدے کی گیسز فوری طور پر خارج ہو جاتی ہیں۔

9۔ مدافعتی نظام (Immune System)

شہد اور دارچینی کا روزانہ استعمال مدافعتی نظام کو طاقت ور بنا دیتا ہے۔ انسان بیکٹیریا اور وائرل انفیکشن سے محفوظ رہتا ہے۔ سائنسدانوں نے معلوم کیا کہ شہد میں مختلف وٹامن اور آئرن (لوہا) ایک بڑی تعداد میں موجود ہے اور اس کا لگا تار استعمال خون کے سفید ذرات کو تقویت دے کر بیکٹیریا اور وائرل انفیکشن کے حملہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

10۔ بدھضمی (Indigestion)

کھانے کے دو چمچ شہد پر دارچینی پوڈر چھڑک کر کھانے سے پہلے استعمال کرنے سے معدے کی تیزابیت، بدہضمی اور پیٹ کے بھاری پن سے نجات ملتی ہے اور ہر قسم کا کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

11۔ انفلوئنزا (Influenza)

سپین کے ایک سائنسدان نے ثابت کیا کہ شہد میں ایسی تاثیر ہے جو انفلوئنزا کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے اور انسان فلو سے محفوظ رہتا ہے۔

12۔ دیر پا، خوش و خرم زندگی (Logevity)

شہد اور دارچینی سے بنائی گئی چائے اگر لگا تار استعمال کی جائے تو اس سے بڑھتی ہوئی عمر کے اثرات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

o چار چمچ شہد لیں o ایک چمچ دارچینی کا پوڈر o اور تین کپ پانی تینوں کو ابال لیں کہ چائے کی شکل بن جائے۔ ایک چوتھائی کپ یہ چائے دن میں تین بار استعمال کریں اس سے آپ کی جلد تر و تازہ رہے گی اور بڑھتی ہوئی عمر کے اثرات ظاہر نہیں ہوں گے۔ اس سے زندگی کا دورانیہ بھی بڑھنے کی امید ہے اور یہ اتنی طاقتور ہے کہ اس سے سو سال کا بوڑھا بھی بیس سالہ نوجوان کی طرح چاک و چوبند ہو جائے گا۔

13۔ وزن کم کرنے کے لئے (Weight Loss)

روزانہ ناشتہ سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اور رات کو سونے سے پہلے شہد اور دار چینی پوڈر کا ایک کپ ابلے ہوئے پانی میں استعمال کریں۔ اس کے لگاتار استعمال سے بدصورت آدمی بھی خوش شکل ہو جاتا ہے۔ اس کا لگاتار استعمال جسم میں چربی کو اکٹھا ہونے سے روکتا ہے اگرچہ کہ کوئی شخص زیادہ کولیسٹرول والی خوراک استعمال کر رہا ہو۔

14۔ کینسر (Cancer)

جاپان اور آسٹریلیا میں ہونے والی تازہ تحقیق کے مطابق معدہ کا پرانا کینسر اور ہڈیوں کا کینسر کامیابی سے کنٹرول کیا گیا ہے۔ اس طرح کی بیماری میں مبتلا اشخاص کو روزانہ ایک چائے کا چمچ دار چینی پوڈر اور ایک کھانے کا چمچ شہد میں ملا کر دن میں تین دفعہ ایک ماہ تک لگاتار استعمال کرنا چاہیے۔

15۔ نقاہت ، کمزوری ، تھکاوٹ وغیرہ (Fatiue)

تازہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ شہد کا میٹھا نقصان کی بجائے جسم کے لئے مفید ہے خصوصاً بڑی عمر کے لوگ جنہوں نے شہد اور دار چینی پوڈر ہم وزن استعمال کیا وہ زیادہ چاک و چوبند نظر آئے۔ ڈاکٹر ولیم جنہوں نے یہ تحقیق کی ہے کہتے ہیں کہ کھانے کا آدھا چمچ شہد ایک گلاس پانی میں حل کر کے اوپر دار چینی کے پوڈر کا چھڑکاؤ کر کے اگر دانت صاف کرنے کے بعد خالی پیٹ اور پھر سہ پہر 3 بجے تک استعمال کیا جائے تو ان اوقات میں پیدا ہونے والی مدافعاتی کمی کو کم کر کے قوت مدافعت کو ایک ہفتہ کے اندر اندر بحال کر دیتا ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد

شفیق الرحمٰن فرخ

0300-4478122

کتاب کی تیاری میں جن مراجع ومصادر سے استفادہ کیا گیا

۱۔القرآن الکریم
۲۔المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم
۳۔تفسیر احسن الکلام
۴۔المعجم المفهرس لا لفاظ الحديث النبوی ﷺ
۵۔صحیح بخاری
۶۔صحیح بخاری از مولانا داؤد دراز
۷۔صحیح مسلم
۸۔سنن ابی داؤد
۹۔جامع الترمذی
۱۰۔سنن نسائی
۱۱۔سنن ابن ماجہ
۱۲۔صحیح سنن ابوداؤد للالبانی
۱۳۔صحیح سنن ابن ماجہ
۱۴۔صحیح سنن نسائی
۱۵۔ضعیف الترمذی
۱۶۔المستدرک علی الصحیحین للحاکم
۱۷۔صحیح الجامع الصغیر للالبانی
۱۸۔القاموس الوحید
۱۹۔مصباح اللغات
۲۰۔اسلامی اوزان
۲۱۔پچھنا (حجامہ)
۲۲۔صحیح ابن حبان
۲۳۔موارد الظمآن
۲۴۔مختصر الترغیب والترہیب
۲۵۔صحیح الترغیب والترہیب
۲۶۔الطب النبوی (عربی)
۲۷۔الطب نبوی (اردو)
۲۸۔مسند ابویعلی الموصلی
۲۹۔موسوعہ اطراف الحدیث
۳۰۔زاد المعاد
۳۱۔فیروز اللغات
۳۲۔حصن المسلم
۳۳۔تفسیر القرطبی
۳۴۔مختصر زاد المعاد
۳۵۔آداب الدعاء والدواء
۳۶۔تقویم تاریخی ۲۰۰۰ء
۳۷۔تقویم تاریخی ۲۰۰۱ء
۳۸۔العلاج بالرقی من الکتاب والسنہ
۳۹۔ہفت روزہ الاعتصام
۴۰۔لغات الحدیث
۴۱۔تذکرۃ التواریخ السنۃ
۴۲۔کلونجی کے کرشمات
۴۳۔وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے

ھُدیٰ اکیڈمی کی کتب

ایک اہم پیغام بنام طالب علم نیک نام	مطبوع
زادِ طالب	مطبوع
پاکیزہ شہد پاکیزہ زندگی از ملک بشیر احمد حفظہ اللہ	مطبوع
نمازِ مسنون اور انتہائی ضروری دعائیں	مطبوع
مسنون روحانی علاج	مطبوع
دعا، دوااور دم سے نبوی طریقہ علاج	مطبوع
علامہ محمد یوسف کلکتویؒ از ملک بشیر احمد حفظہ اللہ	مطبوع
موت سے قبر تک	مطبوع
مسنون انداز سے 24 گھنٹے کیسے گزاریں؟ 20x30x32	مطبوع
مسنون انداز سے 24 گھنٹے کیسے گزاریں؟ 20x30x16	مطبوع
عجیب وغریب واقعات از ملک بشیر احمد حفظہ اللہ	غیر مطبوع
علم جغرافیہ اور مسلمان علماء کی خدمات	غیر مطبوع
ترجمہ بین الشیعہ واہل السنہ	غیر مطبوع
عیسائیت کیا ہے؟	غیر مطبوع
جادو کا علاج کتاب وسنت سے	غیر مطبوع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلۃ الشیخ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ناصر الزاحم

کی کتاب علاج الامراض بالکتاب والسنۃ کا اردو ترجمہ

مسنون روحانی علاج

شفیق الرحمٰن فرخ
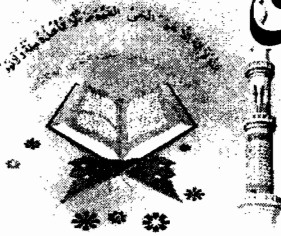
نبی اکرم ﷺ کی نماز کے موضوع پر ایک منفرد کتاب جس میں اپنے انداز سے واقعی انتہائی ضروری دعاؤں کو ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ نئے اچھوتے انداز میں نماز کا طریقہ اس طرح اکٹھا بتادیا گیا ہے کہ نماز کی جس قدر متعین رکعات بھی کوئی پڑھنا چاہے، اسے رہنمائی مل جائے۔ نماز کی عمومی کتابیں تقریباً یہ انداز پیش نہیں کرتیں۔

شفیق الرحمٰن فرخ

ناشر: ہدیٰ اکیڈمی
گلی نمبر 43 گلزیب کالونی سمن آباد لاہور
0300-4478122

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس (النحل:69)

''ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ سے ایک مشروب نکلتا ہے جو
کئی رنگوں میں ہوتا ہے، اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔''

پاکیزہ شہد پاکیزہ زندگی

مصنف: ملک بشیر احمد ترتیب: شفیق الرحمن فرخ

مسلک اہل حدیث کے نامور سپوت، جمعیت اہل حدیث کراچی کے
سابق ناظم اور بحر العلوم السعودیہ برنس روڈ کراچی کے بانی کی قابلِ رشک
زندگی پر ان کے شاگرد رشید ملک بشیر احمد کے قلم سے مجلّہ ''نداء الجامعہ''
لاہور میں قسط وار شائع ہونے والے مضامین اب کتابی شکل میں بنام

علامہ محمد یوسف خان کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ

ملک بشیر احمد آف چھانگا مانگا ترتیب و پیشکش: شفیق الرحمن فرخ [مدیر اعلیٰ مجلہ نداء الجامعہ]

ناشر: ہدیٰ اکیڈمی
گلی نمبر 43 گلزیب کالونی سمن آباد لاہور
0300-4478122

دُعَا، دَوَا اور دَم سے

نبوی ﷺ طریقۂ علاج

دینِ اسلام کے امتیازات اور خوبیوں میں سے یہ بات نہایت اہم ہے کہ اس نے زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کی ہے۔ شریعت مطہرہ نے علاج کے دائرے کو وسعت دیتے ہوئے مادیات کے ساتھ ساتھ روحانیات کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے بلکہ بہت سے امراض میں ظاہری اور مادی علاج کی بجائے روحانی علاج زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔

اگر مسلمان اپنے امراض اور ان کے علاج میں شریعت کی ان ہدایات پر عمل پیرا ہو تو اس پر بھی وہ اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے، گویا "آم کے آم گٹھلیوں کے دام" والا معاملہ ہے۔

مولانا شفیق الرحمن فرخ نے دُعا، دوا اور دم سے نبوی ﷺ طریقۂ علاج میں شریعت کی انہی تعلیمات کو اختصار و ایجاز کے ساتھ ایک خوبصورت پیرائے میں جمع کر دیا ہے اسلوب نگارش آسان اور شستہ ہے، نیز ہر بات پورے حوالے اور دلیل کے ساتھ پیش کی ہے، امید ہے کہ ان کی یہ کاوش لِوَجْهِ اللہ ہونے کی وجہ سے مقبول عام ہوگی اور وہ ان شاء اللہ، عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد۔ وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ

حافظ عبدالوحید

مدیر اعزازی ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

ناشر

هُدیٰ اکیڈمی

سٹریٹ 43 گلزیب کالونی سمن آباد لاہور

0300-4478122